Title — FALSAFA-E-AGNIHOTRI (Part-1)

Creator - Bal Krishan

Publisher - Manager Bharat Literature and Physics Co. Lt
(Lahore)

Date - 1931

Pages - 134.

Subjects -

اوم
فلسفہ اگنی ہوتر (مع شرح)
باب اول

सं गच्छध्वं संवदध्वं संवो मनांसि जानताम् ।
[illegible]भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥

اے انسانوں - تم حسد بغض اور کینہ کو چھوڑ کر
جیہ میں مل کر رہو - اس سے تمہارے سب دکھ دور ہونگے -
رشکھوں کی حصول سے ترقی ہوگی - ایک ہی زبان (سنسکرت)
بولنے والے ہوکر ریاکاری کی دلیلوں کو چھوڑ کر راستی کے قبول
نے والے بنو - صرف حق کی تحقیق کے لئے سمبھاشن کیا کرو - تم
اپنے حقیقی علم کو ہمیشہ بڑھاتے رہو - جس سے تم باخبر ہوکر
حت ابدی میں مگن رہو اور دھرم کو حاصل کرو - اور ادھرم
اش کرو - جیسے بلا تعصب دھرماتما عالم لوگ - ویدریتی سے دھرم
چلتے ہی اسی طرح تم بھی کرو - کیونکہ بہتری کا ایک بڑا ذریعہ یہی ہے
سب آریہ سجنوں کو معلوم ہے کہ انسان کے لئے ہر روز پانچ

یگیہ کرنے کی آگیا رشیوں نے دی ہے۔ جیسے منو بھگوان لکھتے ہیں

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ।
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथा शक्ति न हापयेत् ॥

وید وغیرہ ست شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اگنی ہوتر سے اشومیدھ یگیہ تک ہوم۔ بڈھوں اور عالموں کی خدمت۔ گؤ۔ کتا۔ بلی۔ کیڑا وغیرہ کو بھوجن۔ مہمانوں کی باعزت خدمت ان پانچ قسم کے یگیوں پر ہمارے مقتدین نے جو زور دیا ہے وہ سب آپ کو معلوم ہے

اس کتاب میں اور سب یگیوں کو چھوڑ کر صرف اگنی ہوتر کی تشریح کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت سب سے زیادہ رائج ہے اور مفید بھی مانا جاتا ہے۔ مگر لوگوں کو اس کی خوبی کا پتہ نہیں اس لئے کئی لوگ اس یگیہ کو عموماً چھوڑ بیٹھے ہیں اور دوسرے بھی دل سے اس کو نہیں کرتے۔ ایسے بہت سے شبہوں کی رکاوٹ دور کرنے اور سب کے دلوں میں اگنی ہوتر کی بزرگی بٹھانے کے لئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اگر کچھ بھی اس محنت سے کسی کی مطلب براری ہو جاوے تو زہے عز و شرف ......

اگنی ہوتر کے فائدے

اس یگیہ کے فائدے قدرتی طور پر دو حصوں پر تقسیم ہو سکتے ہیں۔

۱۔ روحانی

(ا) آگ کی صفات کو حاصل کرنا

(ب) حقیقی پاکیزگی

(ج) قومی ترقی

(د) وید کی حفاظت

۲۔ جسمانی

(الف) پانی اور ہوا کی صفائی

(ب) نباتات کی کثرت

(ج) جسمانی صحت

(د) بارش کی کثرت

مندرجہ بالا فائدوں کی تشریح سلسلہ وار ذیل میں کی جاتی ہے۔ آپ اسے توجہ سے پڑھتے ہوئے اگنی ہوتر کی خوبی کو دیکھیں۔

(۱) آگ کی صفات کو حاصل کرنا

اِس فائدہ کو سب سے برتر سمجھ کر سب سے مقدم رکھا ہے۔ کیونکہ سب عورت مرد جانتے ہیں کہ اگنی کی سب سے پہلی خصلت یہ ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ جس وقت چیزیں روشن ہو کر ہمیں خوشی دے رہی ہوں تو مانو کہ وہ بغیر کسی تکلیف کے اپنا ناش کر رہی ہیں۔ ہر روز صبح و شام جبکہ ہمارا دل دنیاوی کاروبار سے علیحدہ ہوتا ہے یعنی جس وقت حقیقی خواہشات مضبوط ہو کر سچائی کے حاصل کرنے کے لئے اوپر اٹھتی ہیں تو ایسے نورانی آتم تیاگ کے نظارہ کو دیکھ کر خواہ مخواہ اونچے اٹھنا پڑتا ہے۔ اسلئے پہلی پند سود مند یہ ہے کہ ہم نے بھی ناش ہونا ہے۔ اور اس آگ نے ہمارا جسم خاک کا ڈھیر کرنا ہے۔ اسی وجہ سے ہم آگ کو ([illegible]) بھسم کرنے والی و ([illegible]) اشیاء کو چھن بھن کرنے والی ناموں سے پکارتے ہیں۔ اس لئے اس چند روزہ زندگی میں کچھ بھی جو اچھے کام ہو سکیں۔ ان کے کرنے میں تاخیر یا سستی نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ......

ہمیشہ کے لئے رہنا نہیں اس دارِ فانی میں
کچھ اچھے کام کر لو چند روزہ زندگانی میں

अजरामरवत् प्राज्ञः विद्यामर्थं च चिन्तयेत् ।
गृहीत इव केशेषु मृत्युना धर्ममाचरेत् ॥

ملک مصر کے پرانے آریہ لوگ اس بات کا بڑا خیال رکھتے تھے کہ جب کبھی وہ کسی تقریب پر اکٹھے ہوتے تو عموماً میز پر اپنے روبرو کسی مُردہ لاش رکھنے والے صندوق کی تصویر رکھا کرتے تھے۔ تاکہ موت کو نہ بھول کر بداعمالی اور بدافعالی میں وقت ضائع کریں۔ وہ مصری آریہ لوگ تو اس نیک نصیحت کو حاصل کرنے کے لئے موت کو کبھی کبھی یاد کرتے تھے۔ باوجودیکہ ہم ہر روز صبح و شام اِس اگنی بمثل یم راج کو ہمیشہ دیکھتے رہتے ہیں مگر کوئی بھی مفید سبق اس سے حاصل نہیں کرتے۔ دیکھو کیسا اچھا طریقہ ہمارے بزرگوں نے عورت اور مرد کے نیک چلن۔

ہتامن۔ اور پاکیزہ بنانے کا نکالا تھا۔ افسوس کہ ہم اِس اچھی صلاح کو بھول کر کیسی کیسی مصائب اٹھا رہے ہیں کہ جو ہر فرد بشر

پرعیاں ہیں۔

مبارک ہیں وہ مہاتما اور رشی کہ جنہوں نے بنی نوع انسان
کے مفاد کے لئے ایسے زریں اصول مقرر کئے۔

دوسری ست سنگتا یہ ہے کہ جس طرح بتیاں اپنے آپ کو فنا
کرکے پرکاش دے سکتی ہیں ویسے ہم بھی کسی جاندار کو آرام۔
خوشی یا علم نہیں دے سکتے جب تک کہ ہم اپنی شخصیت کو شمع یا
بتی کی طرح جلا کر یا بیج کی طرح گلا کر معدوم نہ کردیں جیسا کہا ہے۔

"تا تاک ترا کوزہ نسازند کلالاں ‖ ہرگز بہ لب لعل نگارے نرسی۔
"تا ہیچ قلم سر نتراشد بہ سر کار ‖ ہرگز بہ سر انگشت نگارے نرسی
"تا ہیچ حنا سودہ نگردی تہ سنگ ‖ ہرگز بہ کف پائے نگارے نرسی۔

اسی طرح جو انسان اس آتم تیاگ بلکہ سب کچھ تیاگ کی مثال
کی پیروی کرتے ہیں وہی اس اعلیٰ مقام پہنچ سکتے ہیں۔ [illegible]
کو حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ایسی آتم تیاگ کی مثال
ہم زمانہ سلف اور حال کی کسی قوم میں نہیں دیکھتے بلکہ
ہمارے ہندوستانی آریہ بڑا تعجب کیا کرتے ہیں کہ کس طرح اہل

بنا پان اپنے ملک یا دھرم پر اپنے جان و مال کو بخوشی تمام قربان کر دیتے ہیں۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے بھی اپنی اولاد کو اعلےٰ تربیت یافتہ کرنے کے لئے کئی اِس قسم کے وسیلے اختیار کئے ہوئے تھے۔ مگر ہم بدقسمت اُن وسیلوں سے چھوٹ کر ہزارہا مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ آؤ ہم پھر اِس بھولے ہوئے وسیلے کو اختیار کریں۔ اور ہر روز صدق دل سے اِس سرو شٹانگ کے زرین اصول کو دھارن کر کے نجات کے وارث ہوں۔ اس طرح کے عمل سے ہم اس "پہلے اپنا پھر بیگانہ" کا کے تنگدلی کے اصول کو فراموش کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ

'यथात्मात्मापरः स्वस्थम् सुहीलभ्या सुमतिकल्पा'

یعنے جو شخص اپنی بہتری چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی تصور کرے جیسا وہ خود کو چاہتا ہے جس طرح آگ اور سورج غلیظ اور میلی چیزوں کے چھونے سے میلے نہیں ہوتے۔ مگر سب کا میلا پن دور کر دیتے ہیں ویسے ہم آریہ لوگ دوسرے کے عیبوں کو دور کرنے کے خواہشمند ہوں۔ غرور اور نخوت کے باعث کسی سے نفرت یا اس کو پاٹکاٹ نہ کریں۔ بلکہ

سورج کی طرح اس کو علم اور دھرم کی روشنی سے منور کرتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

(۳) تیسرا نیک خیال یہ ہے کہ روشنی یا تجلی ہمیشہ سچائی کی تلقین کرنے والی ہوتی ہے۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اسکو ویسا ہی دیکھنا اور کہنا راستی یا حق بینی کہلاتی ہے۔ اس لئے سچائی کی تلقین یا پرچار روشنی ہی ہے۔ اس روشنی کو دیکھتے ہوئے ہم ہمیشہ راستی کے فکرمند۔ راست گو۔ اور نیک بننے کی کوشش کریں۔

मनस्येकं वचस्येकं कर्मण्येकं महात्मनाम् ।
मनस्यन्यद्वचस्यन्यत्कर्मण्यन्यद्दुरात्मनाम् ॥

راستی کی تلقین بھی ہمیں آزادی اور بے خوفی سے کرنی چاہئے۔ کیونکہ آگ پوری آزادی کے ساتھ ہر ایک چیز کو جلا دیتی ہے۔ اور اپنی اس صفت کو ظاہر کرنے کے لئے کسی کی طرفداری یا رعائت نہیں کرتی۔ چونکہ سب جانداروں میں انسان ہی اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اس پر واجب ہے کہ وہ ہمیشہ دنیا میں آزادانہ طور پر تعصب اور ضد چھوڑ کر راستی کی تلقین کرے۔

حاصل کلام یہ کہ جس طرح وید میں اگنی کو د
یعنے صفائی کرنے والی کہا جاتا ہے - ویسے ہی ہم بھی اس کی
صفات کو گرہن کر کے تینوں قسم کی پاکیزگی کو قبول کریں - ہم میں
آگ کی مانند - آزادی - معدلت گستری - فرائض شناسی - حقیقی
نمود - جلال - طاقت اور قوت ہووے تاکہ ہم آریہ لوگ سورج
کی طرح عالمگیر راجیہ یعنے دُنیاوی نعمتوں کو حاصل کر سکیں ۔
(۴) چوتھا خیال اگرچہ تیسرے سے ملتا جلتا ہے مگر ضروری
ہونے کے باعث علیحدہ ہی شمار کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آگ
کا شعلہ ہمیشہ اوپر کو اُٹھتا ہے - مثلاً آپ جلتی ہوئی موم بتی
کے سر کو نیچے کی طرف جھکا دیں - لیکن اس کی لاٹ یا شعلہ
کو نیچے کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے - اسی مثال کو مدنظر
رکھ کر ہم اگر اوپر اُٹھنا چاہتے ہیں یا ترقی کرنا چاہتے ہیں -
تو ضروری ہے کہ ہم نیک خصائل والے بنیں - اس اصول
کی پیروی سے نہ صرف ہم اوپر کی طرف رجوع کریں گے بلکہ
دھیرے دھیرے بمثل آگ ہم جلالی صورت اختیار کرتے
جاوینگے - اس پر شری کرشن بھگوان نے کیا خوب کہا ہے -

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः ।
जघन्यगुणवृत्तस्था अधो गच्छन्ति तामसाः ॥
यदा सत्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ।
तदोत्तमविदां लोकानमलाम् प्रतिपद्यते ॥

۱۔ ستوگن میں قائم رہنے والے اوپر جاتے ہیں۔ رجوگن والے بیچ میں ٹھہرتے ہیں اور تموگن والے نیچے کو یعنی ادھوگتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ گ ۱۴/۱۸

۲۔ دیہہ دھاری جیو یقیناً ستوگن کی کثرت کے سبب جب جسم کو چھوڑتے ہیں۔ تب عالموں کے پاک جسموں کو حاصل کرتے ہیں۔ گ ۱۴/۱۴

علاوہ ازیں اگنی کو اکثر منتروں میں (पविकरन) کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ہماری دی ہوئی آہوتیوں کو بھسم کرکے لطیف بنا کر ہوا۔ پانی۔ اندر۔ بجلی تک پہونچا دیتی ہے۔ جس طرح آگ چیزوں کو کاٹ چھانٹ کر ہوا میں ملا دیتی ہے۔ ویسے ہی

سب آپس میں مل کر رہیں - آپس میں بانٹ کر کھانا کھاویں اور
بغض و حسد - طمع و لالچ - غرور کو ترک کر دیں - کیونکہ اگر آگ اپنی
ذاتی غرض کے باعث دیوتاؤں کو ہون کی چیزیں نہ دے تو وہی
اپنشدوں میں مذکور پران اور دوسری اندریوں کی لڑائی والا
معاملہ ہو جاوے - اس لئے آگ کی یہ مذکورہ بالا صفت کو وید
بھگوان بھی اپنے تین منتروں میں واضح کرتے ہیں - جن کے عین
مطابق ہم کو اپنی زندگی کے ایام بسر کرنے چاہئیں۔

ओ। सहनाववतु, सहनौभुनक्तु, सहवीर्यं करवावहै।
तेजस्विनावधीतमस्तु, मा विद्विषावहै॥
मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे॥
समानीव आकूतिः समाना हृदयानि वः।
समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति॥

३ (ख) सत्व संशुद्धिः—

اگنی کے اس عمل کو دیکھ کر جس طرح حقیقی شدھی ہو سکتی
ہے - اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے - مگر یہاں مختصراً یہ دکھانا
ہے کہ وید منتروں کے ذریعے کس طرح کدورت باطنی کی صفائی

ہوتی ہے۔ ہون کے معترض یہ اعتراض پیش کیا کرتے ہیں کہ جبکہ ہون محض ہوا کی صفائی کے لئے کیا جاتا ہے تو ہون پر منتروں کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟

اس کا جواب یوں ہے کہ اگنی ہوتر سے صرف ہوا و پانی کی صفائی ہی مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور کئی مطلب ہیں۔ جیسا کہ باطریقہ یگیہ کرنے سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے ایسے ہی یگیہ کرتے ہوئے جب ہم وید منتروں کو پڑھتے ہیں تو "ایک پنتھ دو کاج" کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آگے جا کر وید منتروں کے معنے سے پتہ لگیگا۔ کہ ان میں سنرا یا پرارتھنا۔ اُپاسنا اور پرمیشور کی استتی ہی بھری ہوئی ہے۔ جو صرف اگنی ہوتر کے ذریعہ ہی ہم ان میں کی پرارتھنا کے حقدار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ناظرین جانتے ہیں کہ جب ہم سندھیا کرنے کے لئے آنکھیں بند کرتے ہیں تو اسی وقت صدہا قسم کے نظارے ہمارے اندرونی آنکھوں کے سامنے آموجود ہوتے ہیں۔ ہم لاکھ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح یہ سب نظارے ہمارے خیالات سے اوجھل ہو جاویں مگر اس میں ہمیں کامیابی نہیں ہوتی آخر

کئی لوگوں نے اِس ناکامیابی کے باعث سندھیا کرنی ہی چھوڑ دی ہے - بھائیو - چونکہ عام انسانوں میں من کی چنچلتا کو روکنے کی طاقت نہیں ہوتی - اِس لئے سندھیا کا عمل ان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا - اِس لئے ویدمنتروں کے بولنے سے دل کچھ نہ کچھ لگ جاتا ہے - اور اگنی ہوتر کے عمل کے طفیل اس میں اور بھی من لگ جاتا ہے - اِس لئے اگر سوچ وچار کر منتروں کو دھیرے دھیرے پڑھا جاوے تو پرارتھنا - اُپاسنا اور ایشور استتی سے جو دل کی کدورت کی صفائی ہوتی ہے وہی اس جگہ ظاہر کر دینی مطلوب تھی -

(۴) ویدمنتروں کو توجہ اور پریم سے پڑھنے سے ہی ان کے ہر ایک لفظ کی خوبی ظاہر ہوتی ہے - جیسا کہ کناد منی اور دیگر رشیوں نے کہا ہے :-

बुद्धिपूर्वा वाक्यकृतिर्वेदे

" وید میں جملوں کی ترتیب کا سلسلہ بدھی پورک ہوتا ہے -

الفاظ کی خوبصورت بناوٹ اور ان کے معنوں کو جان کر سمجھنا ویدکے مطالعہ کی طرف دل کا رجحان پیدا کرتا ہے - اس لئے برہم یگیہ کی کمی بھی اسی اگنی ہوتر سے پُر ہو سکتی ہے - آہ موجودہ گری ہوئی آریہ سنتان اس "مطالعہ" کے رموز کیطرف دھیان نہیں دیتی - جن قوموں کو وہ رذیل پاپی اور غلطیوں کا شکار مانتی ہے - انہی قوموں کے بچے اور مستورات ہر روز صبح اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں - کیا کوئی ہندو دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ ان کی سنتان گیتا جیسی عام فہم کتاب کا ہر روز پاٹھ کرتی ہے؟ نہیں -

پیارے ناظرین - آؤ ہم اگنی ہوتر کرتے ہوئے وید کی عزت دلوں میں قائم کریں - اور مہرشی دیانند کے وید بھاشیہ کا ہر روز بلا ناغہ بنذر رنج مطالعہ کریں۔

قومی ترقی

آپ جانتے ہیں کہ اگر تالاب میں ایک کنکر پھینکا جاوے تو پانی میں اس سے چھوٹی چھوٹی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں - اور اگر ایک وزنی پتھر پھینکا جاوے تو سارے تالاب میں ایک سرے

سے دوسرے سرے تک لہریں پھیل جاتی ہیں - اسی طرح جو لفظ ہم منہ سے نکال لیتے ہیں - وہ تالاب کی لہروں کی مانند وایو منڈل میں بھی چھوٹی چھوٹی لہریں پیدا کر کے دور تک پہنچ جاتے ہیں - حاصل کلام یہ کہ ہمارے پاس ابھی تک اس بات کو معلوم کرنے کا کافی ذریعہ نہیں ہے - مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "لفظ تمام وایو منڈل میں پھیل جاتے اور اپنی ہستی کے نشانات وہاں چھوڑ جاتے ہیں"

ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی یوگی عامل ان لہروں کو دیکھ کر اور ان کے قانون کو جان لے تو وہ بلا شک اُن الفاظ کو کہہ دیگا جن سے یہ لہریں بنی ہیں - گو کہ یہ خیال عجیب سا معلوم ہوتا ہے مگر ہم دوبارہ تمثیلوں سے اسے واضح کرینگے ریلوے اسٹیشن کا تار یا ٹیلیگراف کے ہینڈل سے چھوٹی سی ٹک ٹک کی آواز پیدا کرتا ہے - جو بھارت ورش کے ایک سے دوسرے سرے تک آناً فاناً پہنچ جاتی ہے - یہ تو بذریعہ تار کے آواز کا پہنچنا ہوا مگر بے تار کے سلسلے میں بھی یہی قانون کام کرتا ہے - کہ ٹک ٹک کی آواز تمام وایو منڈل میں گھوم

رہی ہے جس کی جہاں مرضی ہو وہ اس کو پکڑ سکتا ہے۔ وہی ٹک ٹک کی آواز امریکہ سے انگلینڈ اور انگلینڈ سے بھارت ورش میں اور کلکتہ سے شملہ میں سنائی دیگی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہر چھوٹا سا لفظ بھی فضول نہیں جاتا منہ سے نکلنے کے بعد لفظ اپنی ہستی نہیں کھو بیٹھتا۔ بلکہ سارے وایُو منڈل کا (جو یہاں سے پاتال میں رہتا ہے) یعنے ۲۵۰۰۰ میل کا بڑی تیزی سے چکر لگاتا ہے اب سوچنے کا مقام ہے کہ جب یہ چھوٹی سی ٹک ٹک کی آواز اتنی قدرت رکھتی ہے تو کیا اگنی ہوتر میں زور سے بولا ہوا لفظ اس سے بیس گنا زیادہ فاصلہ تک نہ جا سکیگا اور جب کروڑوں انسان ایک ساتھ ایک وقت میں مل کر ہون کریں تو کتنی دور تک یہ شبد جاویگا۔ صاحبان جہاں آواز کے سننے کا انتظام موجود ہو وہیں آواز سنائی دے سکتی ہے۔ اس میں کوئی تعجب نہیں ہے کہ ایک یوگی تخلیہ میں بیٹھا ہوا اپنی حسب پسند اپنے ہردیہ میں گانا سن سکتا ہے۔ پتا۔ پتر۔ خاوند۔ بیوی۔ بھائی۔ بہن کے دل اگر ایک ہوں تو اثر ضرور ہوتا ہے۔ کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا

ہے کہ اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی اپنے عزیز کے دُکھی ہونے یا
مرجانے کی خبر سُننے سے پہلے ہی اُن کے دل نے ان کو خبر نہیں دے
دی۔ خود بخود جسم کانپنے لگتا ہے۔ چہرہ مُرجھا جاتا ہے۔
دل میں اُداسی چھا جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ نہیں معلوم
دیتی کہ یہ کیوں ہو رہا ہے مگر ۲-۳ دن کے بعد خبر ملتی
ہے کہ فلاں چل بسا۔

گو ان باتوں کو بذریعہ سائنس اگرچہ ثابت نہ کر سکیں مگر
یہ بدیہی سچائی ہے "کہ دل کو دل سے راہ ہے" اور یقینی طور
پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دل کی راہ و رسم یا تعلقات باطنی وائیو
منڈل پر انحصار رکھتے ہیں۔ مظلوم دل کی آہ اور کسی کو یاد
کرنے والے الفاظ دور اُفتادہ کے دل میں بھی سانس کے
ذریعے پہونچ جاتے ہیں۔ اور ایک من ہونے سے اس پر جا
کر اثر ڈالتے ہیں۔ جس طرح کہ بے تار کے سلسلہ خبر رسانی
میں خاص انتظام سے "ٹک" کی آواز پکڑی جا سکتی۔ اور
وید بھگوان کی جو ہدایت تھی۔

संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो मनांसि जानताम् ।

देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥

اِس پرارتھنا کے ایک ساتھ کروڑوں انسانوں کے مُنہ سے نکلنے کی خوبی اور ضرورت کا علم اب آپ کو اچھی طرح ہو گیا ہوگا - اگر ہم ہمعصروں سے یہ ہمدردی رکھتے اور ایک دل والے ہوں تو ایک ہی وقت میں اگنی ہون کرتے ہوئے جو پرارتھنا ئیں کیجاویں گی وہ وایو منڈل کے ذریعے کروڑوں انسانوں کے دلوں پر خاص اثر کرینگی - اور جتنا زیادہ پریم اور سچائی ان شبدوں میں ملی ہوئی ہوگی اتنا ہی زیادہ موثر ہوں گے - جب سارے اہل وطن مُلکی بھلائی کے لئے ہم آواز ہوں گے تو کیوں نہ پرارتھنا کے ذریعے دلی تمنا حاصل کرلیں گے -

شبد کے اثر کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہئے آپ جانتے ہیں تھیٹروں میں کیسا اچھا یا بُرا اثر ان شبدوں کا چال چلن پر پڑتا ہے اسی طرح موسیقی کا اثر سب پر عیاں ہے اور خاص خاص لیکچراروں نے اپنی موثر جادو بیانی سے دُنیا میں کیا کیا کچھ انقلاب نہیں کئے -

اسی طرح پراگنی ہوتر میں صدق دل اور شیریں بیانی سے نکلے ہوئے کروڑوں انسانوں کے الفاظ کیا بے اثر ہوں گے؟ نہیں نہیں نہیں۔ ہم صریحاً دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں ایک وقت پر سب مل کر عبادت کر کے ہی ترقی کر گئی ہیں اور کر رہی ہیں اے سب کو نیک ہدایت دینے والو اور تمام دنیا کو علم کی روشنی سے منور کرنے والو۔ اٹھو سنبھلو شید کی بزرگی کو سمجھو ایک ہی مقررہ وقت میں سب مل کر اور ہم آواز ہو کر پرمیشور کی پرارتھنا کرو۔ اور سارے جگت کو اپنے اپنے دھرم مارگ پر موڑو اور اپنے پراچین بزرگوں کی سعادت مند اولاد بنو۔ مجھے پکا وشواس ہے کہ تم اس عمل سے یقیناً کامیاب ہو گے۔

(ج) وید کی حفاظت

ناظرین آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ مذکورہ بالا بیان میں تب ہی صداقت ہو سکتی ہے۔ جب ہم سب مل کر ایک ہی مقررہ وقت پر ہم آواز ہو کر ایک ہی طریقہ سے یگیہ کریں۔ اور ایک ہی منتر پڑھیں۔ اسی وجہ سے سب کے لئے ایک ہی سندھیا کے منتر رکھے گئے ہیں۔ مگر ہم میں سے کئی بھائی یہ سوال

کیا کرتے ہیں کہ حسب موقع حسب پسند جس زبان میں چاہیں۔
پرارتھنا اُپاسنا کی جا سکتی ہے ۔ مگر جو کچھ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔
اِس سے اس خیال کی تردید ہوتی ہے ۔ پس اگر ہم اپنی
قومی یا ملکی ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئیے کہ ایک مقررہ
وقت پر ایک ہی زبان میں پرارتھنا کریں ۔

چونکہ وید کلام الٰہی ہیں ۔ اس لئے ہر روز ان کا مطالعہ
ازبس ضروری ہے ۔ اگنی ہوتر میں وید منتروں کا پاٹھ ہوتا
ہے ۔ اور دیگر منتروں کے لئے خواہش پیدا ہوتی ہے ۔ اور
کئی مقررہ آہوتیوں کے علاوہ اور منتروں سے بھی آہوتی ڈال
کر منتر یاد رکھے جا سکتے ہیں ۔ زمانہ سلف کے براہمنوں نے
محض یگیوں میں منتروں کے پڑھنے سے ہی وید ازبر کر لئے اور
اِسی تجویز سے کتب خانوں کو جلانے والے ظالم انسانیت کے
دشمن مسلمانوں سے ویدوں کو بچا لیا ۔ اگر اگنی ہوتر کا طریقہ
مروج نہ ہوتا تو یہہ غیر یقینی امر تھا کہ ہم کو وید حاصل
ہو سکتے ؟

۲۔ جسمانی فائدہ

(الف) آب وہوا کی صفائی

مثل مشہور ہے۔کہ "نیم حکیم خطرہ جان" اسی طرح تھوڑی سی سائنس پڑھ کر ساری نظامِ قدرت کے اصولوں سے واقفیت کا دعوے کرنا ڈینگ مارنے کے برابر ہے۔

مادہ اور طاقت کے ابدی ہونے سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا کو ایشور کی ضرورت ہی نہیں ہے اسی طرح کیمسٹری کے چند اصولوں کو پڑھنے والے اپنا خیال پختہ کر لیتے ہیں کہ جو اصول و قواعد اُنہوں نے پڑھے ہیں بس وہی ہمیشہ کے لئے کافی ہیں۔ اور ان کے خلاف آواز اُٹھانے والے قابل گردن زدنی ہیں۔ مگر وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ آج کی باتیں کل غلط ثابت ہو رہی ہیں۔ اور مشہور سائنس دان اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ جہاں تک ہمیں علم ہے اس کے مطابق فلاں واقعہ یا تھیوری غلط ہے گو کہ یہ ممکن ہے کہ ٹھیک ہو۔

اسی طرح اس اگنی ہوتر کے متعلق سب لوگ آریوں پر طعن و تشنیع کرتے تھے کہ یہ لوگ نہ صرف اس میں اپنا وقت ہی ضائع کرتے ہیں بلکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کر کے اپنی اور اپنے ملک کی صحت بگاڑتے ہیں۔ مگر اُن آریوں کو اپنے رشیوں کی عقل سلیم پر پورا اعتقاد تھا اور باوجودیکہ اُس وقت کی سائنس ان کے اس عمل سے متفق نہ تھی تاہم بھی وہ اگنی ہوتر کے کرنے سے نہ ٹلے۔ اور کرتے گئے جس پر اپنے دھن کے پکے آریوں کے اس عمل پر آج مغربی عالموں نے اگنی ہوتر کی خوبی کو تسلیم کیا ہے۔ اور اب ہم نڈر ہو کر اس دلیل اور سائنس کے اعتقاد کو پراگندہ کرنے والے زمانہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنے رشیوں کی بزرگی کا ایک نمونہ دکھا سکتے ہیں۔ ہون کے فوائد سائنس کے ذریعہ معلوم کرنے سے پیشتر اُن اشیاء کے نام جاننے چاہئیں۔ جن سے ہوم کیا جاتا ہے۔

(الف) قسم لکڑی

ڈھاک۔ جنڈی۔ پیپل۔ آم۔ بڑ۔ گولر۔ وغیرہ۔

(ب) خوشبودار اشیاء

کستوری۔ کیسر۔ اگر۔ تگر۔ سفید چندن۔ الائچی۔ جائفل

جاوتری۔ کافور۔ دھوپ۔

(ج) مقوی اشیاء

گھی۔ دودھ۔ پھل۔ کندمول۔ اناج۔ چاول۔ گیہوں۔ ماش

وغیرہ۔

(د) میٹھی اشیاء

شکر۔ شہد۔ چھوہارے۔ کشمش۔ پستہ۔ ناریل۔ بادام وغیرہ

(ہ) بیماری کو دور کرنے والی اشیاء

گلو۔ نیم۔ نیتر بیل۔ بال چھڑ وغیرہ

اب ہم یہ ذکر کرتے ہیں کہ آب و ہوا کی صفائی اگنی ہوتر سے ہی کسطرح ہو سکتی ہے۔

سائنس نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہونچادی ہے کہ جو جرم یا کیڑے بیماری کے پیدا کرنے والے ہیں ان کے ہلاک کرنے کے لئے دھواں ہی مفید ہے۔ ایک مشہور فرانسیسی سائنس دان نے سب بیماریوں کو دور کرنے کا آسان طریقہ لکڑی جلانا

ہی لکھا ہے - چنانچہ اس نے بذریعہ آلات اِس صداقت کو
معلوم کرکے صحیح تسلیم کیا - اور مسٹر ٹڑلے نے بھی اس امر کی
تائید کی کہ لکڑی جلانے سے ایک قسم کی آل ڈی ھائیڈ
نامی گیس پیدا ہوتی ہے جو سب قسم کے جرم یا کیڑوں کو ہلاک
کردیتی ہے - اور یہ چیز کیمسٹری میں بہت مشہور ہے -
پانی کے ایک سو حصے میں ۴۰ فیصدی اس گیس کو ملا کر یہ
فامیلین دوائی بازاروں میں عام طور پر فروخت ہوتی
ہے - جس کے مختلف طریقوں کے استعمال سے ہم بیماریوں
اور جرموں کو دور کر سکتے ہیں - جس طرح آجکل عموماً فینائل
بدبو کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے - اسی طرح یہ بھی
ہوتی ہے ۰:۰

ہون کرنے میں جو لکڑی جلائی جاتی ہے - اس سے بھی آب و
ہوا صاف ہو سکتی ہیں جبکہ لکڑی خاصی مقدار میں جلائی
جاوے - ورنہ نہیں - اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دوسری اشیاء
اس میں ملا کر جلائی جاتی ہیں - جن کا اثر بھی ذیل کی تحقیقات
سے واضح ہو سکتا ہے ۰

مسٹر ٹرلے کہتے ہیں کہ کھانڈ کے جلانے سے فارمک آلڈی
ھائیڈ گیس نکلتی ہے ۔ کیمسٹری میں کھانڈ تین قسم کی ہے ۔ وہ
یہ ہے گنے کی ۔ پھلوں کی ۔ انگوری کھانڈ اور ہماری پہلی دی
ہوئی فہرست میں بھی تینوں قسم کی کھانڈ ہوتی ہیں یہ پائی جاتی ہے ۔
جو کہ جلنے کے وقت جرمز کو ہلاک کرنے کے لئے کافی مقدار گیس کی
پیدا کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی
پیدا ہوگی جس کا ذکر آگے آئیگا ۔

اس کے علاوہ گھی دودھ جیسی مقوی اشیاء میں بھی کھانڈ ہوتی
ہے ۔ اور ان کے جلنے سے بھی وہی جرمز کو ہلاک کرنے والی گیس
پیدا ہوتی ہے ۔ حاصل کلام یہ کہ ہون کرنے سے کئی قسم کی ایسی
گیس پیدا ہوتی ہیں کہ جن سے بیماری کے جرم دور ہوتے
ہیں ۔ اسی لئے ہون کرنے سے آب و ہوا کی صفائی میں پوری مدد
ملتی ہے ۔

سوال ۔ فارمیلین دوائی کو بازار سے خرید کر حسب ضرورت مکانوں کے
اندر چھڑک کے ہوا کی صفائی کر لی جاوے بہ نسبت اس کے کہ
بہت سا روپیہ اور وقت ہون کرنے میں خرچ کیا جاوے ۔

جواب - چونکہ یہ دوائیاں عام طور پر فینائیل کی طرح بدبودار ہوتی ہیں اور ہون کرنے سے جو خوشبودار گیس پیدا ہوتی ہے اس کا یہ مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اِس لئے اگر ہون پر کافی سے زیادہ روپیہ بھی صرف ہو تو مضائقہ نہیں۔

فارمیلن عام طور پر اتنی مفید نہیں ہوتی جتنی کہ ہون سے نکلی ہوئی گرم گرم ہلاک کرنے والی گیس کام دے سکتی ہے۔ اِسلئے فارمیلن کی بجائے ہون ہی آب و ہوا کی صفائی کا اعلےٰ ذریعہ ہے۔

سوال - کیا ہمارے بزرگ بھی ہون کو ایسا ہی مفید سمجھتے تھے۔

جواب - کیوں نہیں۔ ہمارے سب پراچین مقدس کتب اگنی ہوتر کو مفید بیماریوں کو دور کرنے والا۔ جرمز کو ہلاک کرنے والا کہتے ہیں۔ قلت جگہ کے باعث ہم صرف مہابھارت اور شت پتھ برہمن سے ہی اس امر کے ثبوت میں اقتباس پیش کرتے ہیں۔

شت پتھ براہمن (۱-۱-۴-۱۴-۱۸) میں لکھا ہے۔ کہ

کلات - آکولی - اسہال اور

خصوصاً سوزش کی بیماریوں سے جب آریہ لوگ تکلیف اٹھا رہے

تھے۔ تو اس کے دفعیہ کے لیے رگھیشچھ نامی دوائی کے استعمال سے کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی۔ چونکہ ان بیماریوں سے بہت کچھ تکلیف ہو رہی تھی۔ اس لئے منواتر دو بیدل کے بعد آخر منتوں کا ذریعہ ہی اس کے دفعیہ کے لئے مناسب اور درست ذریعہ ہوا۔ یہاں پر دو بیماریوں کو آسُر کہا گیا ہے اور ایک جگہ پر لکھا ہوا ہے کہ اسُر اور راکھش یگیہ ہون سے خوف کھاتے تھے۔ کیونکہ وہ (ہون) جراثیم کو ہلاک کرنے والا تھا۔

''अस्तु र रक्षःलानि ररक्षुनं थम्बवत्र इति तद्यक्
रक्षस्तस्माद्रक्षांसि''

"بطور استعارہ بیان کیا ہے کہ راکھش کو جراثیم اس لئے کہا کہ اُنہوں نے کہا تھا کہ یگیہ نہ کرو"

یاد رہے کہ یہ پورانکوں کے مانے ہوئے راکھش کی طرح نہیں ہیں۔ بلکہ ان راکھشوں (جراثیم) کو ہرن کی کھال۔ اکھلی۔ موسل۔ چکی کے پتھر اور یگیہ کے برتن وغیرہ میں رہنے والے کہا ہے۔ اس کے برعکس ان راکھشوں کو۔ زمین پر رہنے والے۔ ہیبت

شکل والے انسانی ہیئت کی مانند نہیں کہا - اسی طرح

रक्षांस्येवम् [illegible] सर्वतः परिचिक्रमुः ॥

"یعنی راکھشس تاجبرا ہوا میں سب طرف بے ٹھکانہ آزادانہ طور پر سب جگہ پہنچتے ہیں"

مذکورہ بالا وجوہات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسرا اور راکھشسوں کو مارنے (ہلاک کرنے) کے لئے دیوتا (حکیم یا عالم) یجیہ کیا کرتے تھے - چنانچہ اس ثبوت کی تقویت کے لئے ذیل میں مہابھارت کا حوالہ دیا جاتا ہے -

हुतं [illegible] विविधं [illegible] हुताशने च ।
[illegible] राक्षसाः

مختلف ضروریات کی تکمیل کے لئے - ہوم کی (ہون میں ڈالنے والی اشیاء کا مجموعہ) ڈالی جاتی ہے - ملک میں سے مچھر - بھڑ وغیرہ کو دور کیا جاوے اور خونخوار درندے بیماری پھیلانے والے - سانپ - بچھو وغیرہ یگیہ کے دھوئیں سے ہلاک کیا جاوے -

(ب) نباتات کی کثرت

کئی لوگ کاربن ڈایا اکسائیڈ کو جس دم لینے دم گھٹنے والی گیس کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ اسی گیس کو سوڈا لیمونیڈ میں لوگ پیتے ہیں۔ جس سے تشنگی رفع ہوتی اور خوراک ہضم ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ گیس سیدھی پیٹ میں چلی جاتی ہے جس سے پھیپھڑوں پر اثر نہیں ہوتا اور ہوا سے نکلی ہوئی کاربن ڈایا اکسائیڈ سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں پر اثر کر سکتی ہے۔ لیکن اس کا خراب اثر دو وجوہات سے نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یوں کہ جلتی ہوئی آگ سے جب گیس نکلتی ہے۔ اگرچہ بھاری ہونے سے نیچے بیٹھنا چاہتی ہے۔ مگر گرم اور خالی ہونے سے اوپر چڑھ جاتی ہے جو ہوا ہم سانس میں لیتے ہیں۔ اس میں اس کی زیادہ مقدار بھی نقصان نہیں پہنچاتی دوسری بات یہ کہ جو کاربن ڈایا اکسائیڈ ہوا کے آس پاس رہ جاتا ہے اس کو پانی چوس لیتا ہے یہ ممکن ہے۔

ہوا سے نکلی ہوئی کاربن ڈایا اکسائیڈ کے باعث نباتات وغیرہ خصوصیت سے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ بات بذریعہ

سائنس کے درست ہے یعنے اشیاء کے علم سے اس بات کا تجربی پتہ لگتا ہے کہ چند ایک اشیاء میں سے روشنی تو گذر سکتی ہے۔ مگر گرمی (حرارت) نہیں نکل سکتا۔ آپ نے کئی باغوں میں شیشے کے گرم مکانوں کو دیکھا (Hot Houses) ہوگا۔ ان میں ایسے پودے لگائے جاتے ہیں کہ جن کو گرمی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے ٭

کیونکہ شیشہ سورج کی کرنوں کو اپنے میں سے نکل جانے دیتا ہے مگر اندر کی گرمی (یا حرارت) کو باہر نہیں جانے دیتا بدیں وجہ شیش محلوں میں گرمی یا (حرارت) زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دریافت کیا گیا ہے کہ کاربن ڈایا اکسائیڈ بھی اس حالت میں شیشے کی طرح ہے اس میں سے سورج کی کرنیں گذر جاتی ہیں۔ مگر زمین سے ٹکرا کر وہ کرنیں باہر نہیں جا سکتیں۔ کرہ ہوا کے ایک فی ہزار مقدار میں ۳ مقدار کاربن ڈایا اکسائیڈ گیس ہے۔ یہ زمین پر ایک پردہ سا پھیلا ہوا ہے کیونکہ یہ عام ہوا سے $\frac{1}{2}$ اگنا بھاری ہے۔

زمین اور اس پردے کے درمیان گرمی (حرارت) قید رہتی ہے جیوں جیوں وہ پردہ زیادہ موٹا ہوتا جاوے۔ تیوں تیوں تھوڑی

تھوڑی گرمی یا (حرارت) نکل کر کرہ ہوا میں بکھر جاویگی - یہ یاد رہے
آکسیجن یا نائٹروجن میں اس قسم طاقت اس گرمی یا حرارت کو روکنے
کی نہیں ہے - اس لئے اگر کاربن یا ڈایا اکسائیڈ کرہ ہوا میں کم
ہوجاوے تو گرمی یا حرارت کے نکلنے سے اتنی سردی پڑنے لگے
گی کہ زمین کسی جاندار کے رہنے کے ناقابل ہوجاویگی -

علم جاگرفی کی ایک مشہور کتاب میں لکھا ہے کہ گرمی اپنے
میں ضبط کرنے کی طاقت رکھنے کے باعث ڈایا اکسائیڈ بڑا
اثر ڈالتی ہے - اس کی مقدار میں تھوڑا سا فرق ہوجانے سے
بڑے بڑے انقلاب ہوجاویں گے - اگر موجودہ مقدار کو صرف
دوگنا کردیا جاوے - یعنے ایک ہزار میں ۳ کے بجائے ۶ گنا
کاربن کیا جاوے - تو زمین کی سب برف پگھل کر قطبوں کی
آب وہوا معتدل ہوجاوے گی - اور اگر مقدار کو نصف کردیا
جاوے تو ساری زمین پر برف ہی برف چھا جاویگی +

کیمسٹری کا مشہور مصنف مسٹر مینڈ الف لکھتا ہے -
"ہوا میں کاربن ڈایا اکسائیڈ کی مقدار پر زمین کی گرمی انحصار
رکھتی ہے - مختلف وقتوں میں گرمی کے اختلاف کا خاص

سبب کاربن ہوا کی مقدار کی کمی بیشی تھی۔ ناظرین آپ کو خیال گیا ہوگا۔ کہ اگر مصنوعی کاربن گیس بنا کر کرہ ہوا میں چھوڑ دی جاوے۔ تو وہاں کی گرمی بڑھ جاویگی۔ اور یہ اصولی بات ہے کہ جہاں زیادہ گرمی ہوگی اگر وہاں پانی موجود ہے تو نباتات بہت ہی زیادہ پیدا ہوگی۔ یوں سے ہم کاربن گیس بنا کر گرمی بڑھاتے ہیں۔ جس سے پھل وغیرہ چیزوں کو کثرت سے پیدا کرتے ہیں۔

کاربن گیس کے باعث نباتات کی کثرت کی مثالیں

جہاں کاربن ڈایاکسائیڈ قدرتی طور پر بہت نکلتی ہے۔ وہاں پر نباتات حد سے زیادہ دیکھی گئی ہے۔ جوالا مکھی پہاڑوں سے یہ ہوا نکلتی ہے۔ جہاں پر کہ درخت اور نباتات بکثرت ہوتے ہیں۔ فرانس میں ایک جگہ یو پیرین ہے جہاں کاربن گیس ایک چشمہ سے نکلتی ہے۔ وہاں بہت ہی زیادہ درخت ہیں۔ اسی طرح اس زمین پر موجودہ شکل میں آنے سے پیشتر جو کاربن کا زمانہ تھا اور جس میں کاربن گیس بہت نکلا کرتی تھی (اُس وقت جیسی نباتات تھی اب تک پھر کبھی نہیں ہوئی مذکورہ

بالا مثیلوں سے ظاہر ہے کہ کاربن گیس سے نباتات وغیرہ بڑھتے ہیں۔

پیارے ناظرین یہ امر بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ ہمارے بزرگوں کے کلام کس طرح سائنس کے ترازو میں پورے اُترتے ہیں وہ ہون کا مقصد اناجوں کا بڑھنا سمجھتے تھے - اور اُسی کو ہم نے بذریعہ سائنس صحیح دیکھا ہے - مگر افسوس ہے کہ جب تک ہمارے مغربی اُستاد کسی امر پر روشنی نہ ڈالیں ہم خود بخود اپنے رشیوں کے کلام کو صحیح جانچنے کے لئے کوشش نہیں کرتے -

سوال - ہوا سے نکلی ہوئی کاربن گیس جھٹ ہوا میں پھیل جاتی ہے - اس لئے اس سے ہمارے گاؤں یا شہر کو کیا فایدہ پہونچا - ہم دوسروں کے فایدے کے لئے کیوں روپیہ خرچ کریں۔

جواب - اگرچہ اس قسم کا خیال کرنا تمہاری تنگ دلی پر دلالت کرتا ہے - مگر ہم بتا دیتے ہیں کہ اس عمل سے ہمارے ہی گاؤں یا شہر کو زیادہ فایدہ پہونچیگا - ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ عام ہوا سے کاربن گیس ڈیڑھ گنا بھاری ہوتا ہے - اور یہ ایک معمولی بات ہے کہ بھاری چیز اوپر نہیں جا سکتی اسلئے یہ کاربن گیس

کرہ ہوا میں بڑی مشکل سے پھیلتی ہے۔ گرم ہو کر ہلکی ہونے
سے کچھ اوپر جاتی ہے۔ جس سے ہمارے سانس کو نہیں
بگاڑتی تیسرے کرہ ہوا میں نہ پھیلنے سے اور آس پاس کے
درختوں میں ہی جذب ہو کر اپنا فائدہ بخش کام کرتی ہے۔ پس
ظاہر ہے کہ اگر اہل لاہور ایک بڑا بھاری یگیہ ہون کریں تو
ان کے شہر کے اوپر ہی بہت دیر تک پردہ بنا رہیگا۔ جب
تک کہ تیز آندھی آ کر اس پردہ کو نہ اڑا دیوے۔ پس ہون
کیا ہوا ہمارے لئے ہی مضر ہو سکتا ہے۔

(ج) جسمانی صحت

یہ بات سب پر روشن ہے کہ آگ کے جلانے یا کاربن گیس
کے نکلنے سے گرمی بڑھتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے گھروں
کی گندی ہوا گرم ہونے سے ہلکی ہو کر باہر نکلے گی۔ اور اس
کی جگہ صاف ہوا داخل ہوگی۔ اتنی بات تو صرف لکڑی کے
جلانے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گھروں کی صفائی
کرنے کے لئے اکثر ڈاکٹر لوگ کمروں میں آگ روشن کروایا کرتے

ہیں تاکہ اس کی تیز گرمی تپش سے جرم ہلاک ہوجاویں۔ مگر ہم ہون میں لکڑی جلانے اور گرمی پیدا کرنے کے علاوہ کئی خوشبودار چیزیں ڈالتے ہیں جو کہ آگ میں جلتی ہیں بلکہ آگ ان اشیاء کو چھوٹے چھوٹے ذرہ کی شکل میں تبدیل کر دیتی ہے جو ذرّے ہوا کے ذریعے سانس کے ساتھ شامل ہوکر ہمارے اندر داخل ہوجاتے ہیں۔ اگر یہ خوشبودار اشیاء بالکل جل کر گیس نما بن جائیں تو دور تک ہون کی خوشبو نہ جاتی۔ جیسا کہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ صرف اتنے تجربہ سے ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ آگ خوشبودار اشیاء کو لطیف حالت میں کر دیتی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو ان خوشبودار اشیاء کے ذرّے جسم میں داخل ہوکر یقیناً اکثر بیماریوں کو دور کرنے اور خون کو بھی صاف کرنے والے ہوتے ہیں جو دوائی ہم کھاتے یا پیتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے رس بنتی ہے۔ پھر ایک لمبے طریقہ سے خون کے ساتھ مل کر اس کی غلاظت کو دور کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بیماری پیدا ہونے کی خاص وجہ خون کی خرابی ہے۔ جس کی نسبت ہمارے پراچین آریہ اچھی طرح واقف تھے۔

اور اسی وجہ سے وہ پہلے خون ہی کو صاف رکھنا چاہتے تھے۔ مگر ہم بیسویں صدی کے مغرور انسان اِس زرّین اصول کو بھول چکے ہیں۔ اسی ضمن میں کہا بھی ہے۔

प्रक्षालनाद्धि पंकस्य दूरादस्पर्शनं वरम् ।

بیماری کے لگنے پر جو قابلِ ذکر تکلیف بیمار کو یا اُس کے لواحقین کو ہوتی ہے وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں ہے۔ دوائی پیکر خون میں پیوست ہونے کا جو طریقہ ہے اُس سے بھی سب واقف ہیں۔ انھی وجوہات سے ہمارے قابلِ تعظیم رشیوں نے ایک بڑا آسان طریقہ ایجاد کیا تھا کہ جس سے دوائی بڑی آسانی کے ساتھ سانس کی راہ اندر جا کر خون میں پیوست ہو جاوے اور روزمرہ کے خون میں پیدا ہوئے زہر کو خوشبودار اشیاء کے ذرّے بالکل ہلاک کر دیں۔

یہ ذرّے جس تیزی سے خون کو صاف کرتے ہیں اس کا اندازہ صرف ایک واقعہ سے ظاہر ہو سکتا ہے یعنی جب کوئی بیمار دوائی

نہ پینا چاہیے یا دیرینہ بیماری کی وجہ سے کوئی دوائی اثر نہ کر سکتی ہو تو ڈاکٹر نشتر کے ذریعے سے دوائی کے جوہر کو خون میں پہونچا دیتے ہیں۔ جس سے وہ اثر پذیر ہو کر بیمار کو صحت یاب کر دیتی ہے ٭

پیارے ناظرین بات اصل یہی ہے کہ ہمیں اپنے بزرگوں کی باتوں پر اعتماد نہیں رہا ورنہ ان کی ہر ایک بات پر عمل کرنے سے ہم بہت کچھ مفید سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ خود ہی سوچئے کہ یہ کیسا اعلےٰ مفید اور نیز بے حرف علاج ہمارے رشیوں نے ایجاد کیا تھا۔ نہ نشتر لگے۔ نہ خون نکلے۔ نہ دوائی کڑوی کی شکایت نہ بیمار کو بستر پر کروٹیں لینے کی ضرورت۔

پس پیارے بھائیو ہر روز صبح اور شام ہون کیا کرو اور ہر ہفتہ کے بعد ایک بڑا ہون کرو۔ جس سے آپ کا اور آپ کی قوم کا بھلا ہو۔ جسمانی صحت کی ترقی ہوگی۔ اناج کی پیداوار بکثرت ہوگی جس سے دولت بڑھے گی اور اس سے سنسار میں شانتی اور امن کی حکومت پھیلے گی۔

(د) اگنی ہوتر کے ذریعہ بارش

अन्नाद् भवन्ति मनुष्याः यज्ञात् पर्जन्याः

"اناج سے انسان پیدا ہوتے ہیں اور یگیہ سے بادل بنتے ہیں"
جب ہم یہہ کہتے ہیں کہ انسان میں یہ قدرت ہے کہ وہ بارش لاسکے تو کئی دیگر مذاہب والے ہم سے ناراض ہوجاتے ہیں اور بڑے زور شور سے پکار اٹھتے ہیں کہ یہ دعوے عبث ہے کیونکہ کوئی قدرتی اصولوں میں رخنہ اندازی نہیں کرسکتا کوئی ریکھہ میں میخ نہیں گاڑ سکتا۔ جب بارش ہونی ممکن ہوتی ہے ہو جاتی ہے۔ اگر عام انسان میں بھی یہ طاقت ہے کہ وہ بارش کو لاسکتا ہے تو عیسائیوں مسلمانوں کے پیغمبروں کے معجزوں کی صداقت میں بھی حرف آتا ہے وہ کہتے ہیں کہ پرمیشر کی مرضی پر بارش ہوتی ہے۔ خدا کے کاموں میں انسان ضعیف البیان کیا دخل دے سکتا ہے

اس میں شک نہیں کہ ہر مرد و عورت کو اپنی طاقتوں پر بھروسہ نہیں ہے۔ اگر ان کو یقین ہو تو بہت کچھ ترقی کرسکتے ہیں کیا ۱۶ ویں صدی کے لوگوں کے دلوں میں کبھی بھی یہ خیال آیا

تھا کہ ۲۰ویں صدی کے لوگ ہزاروں میلوں کے فاصلے سے بلا تعلق پیغام دے سکینگے۔ اور کبھی انسان ہوا میں پرندوں کی طرح اڑا کریں گے اور ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار کی گاڑیوں پر سفر کرینگے اور موسمی بخار۔ پلیگ۔ چیچک وغیرہ بیماریوں کو حکماء اپنے گھروں میں نہیں گھسنے دیں گے۔ اور صرف دریا اور سمندر کو اپنی حسب مرضی عبور ہی نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ ان کی تری کو نابود کر کے زمین کی مانند خشک کر دیں گے۔ اور پہاڑوں کے بیچوں بیچ سرنگیں لگا کر ان کو ریل کے ذریعے ہی بڑی آسانی کے ساتھ پار کر دیں گے۔ اسی طرح اور ہزاروں قسم کے زندگی کے آرام کو حاصل کرینگے۔

ہمارا دعوے ہے کہ ان کو اس قسم کی صدہا باتوں کا علم ہی نہیں تھا اور نہ ان واقعات کو وہ ممکن ہی تصور کرتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی شامت اعمال سے ان کے خیالات کے ذرا بھی خلاف ذکر تک کر دے تو اس کی جان کے مارنے کے درپے ہو جاتے تھے جیسا کہ گلیلیو اور کارپنی کس کو ہلاک کیا گیا۔ اس لئے سائنس اور مذہب میں فرق ہوتا چلا آیا ہے۔

حالانکہ یہ دونوں بھائی بھائی ہیں - اگر آج کل کا منطقی زمانہ اگنی ہوتر کے ذریعہ بارش پر قابو پانا ناممکن کہہ دے تو کہہ دے - مگر بہت سی پراچین قوموں کو یقین تھا کہ وہ ان چنچل بادلوں کو اپنے قابو میں کر سکتے ہیں اور اپنی حسب پسند حسب موقع اپنی کھیتوں کو پانی دے سکتے ہیں - اسی مطلب براری کے لئے ہمارے رشی منی اکثر یگیہ کیا کرتے تھے +

چنانچہ اب تک بھی یہ بات کبھی کبھی دیکھنے سننے میں آتی ہے کہ جب کبھی ہندوستان کے کسی حصہ میں امساک باران ہو جاتی ہے - تو سادھو مہاتما اور پنڈت دیہات اور شہروں میں چندہ جمع کر کے بڑے بڑے یگیہ رچایا کرتے ہیں اور عموماً وہ اس شبھ کام کے پھل کو پراپت بھی کر لیتے ہیں - آپ کو معلوم ہے کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ بھارت ورش میں بارش کے نہ ہونے سے بڑے ہون یگیہ کئے گئے جس کے باعث کئی مقامات پر بارش بھی ہوئی - اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے جبکہ ۲۰ ویں صدی کا انسان موسم - گرمی - آب و ہوا کو اپنی دانشمندی سے تغیر و تبدل کر سکتا ہو جب وہ منگل ستارہ میں رہنے والوں سے بات

چیت کرنے کی تیاری کر رہا ہو۔ جب وہ بجلی کے حادثات کو اونچے مقامات پر سے بے اثر کر سکتا ہو تو کیا وہ انسان قدرت کا مالک ہو کر بھی یہ اپنے میں قدرت نہیں رکھتا کہ ان تغیر پذیر بادلوں کو اپنے قابو میں لا کر ان سے مفید مطلب کام لے سکے؟ یقین جانو کہ وہ ضرور کر سکتا ہے۔ ایک مہاتما کا پختہ یقین ہے کہ وہ قطبوں کی برف پگھلا کر ان کو قابل بود و باش کے بنا سکیگا۔ ایک اور یوگی راج ڈلوو صاحب کا قول ہے کہ پرمیشور نے ان چیزوں کو نامکمل بنایا ہے کہ جن پر انسانی طاقت و عقل دخل نہیں دے سکتی جیسے لوک لوکانتر۔ مگر وہ ان چیزوں کو اپنی دانشمندی کے ذریعے مکمل کریگا۔" اس لئے اس بے ترتیب بارش کو بھی ہم نے مکمل کرنا ہے جبکہ وید بھگوان یگیہ کو "پرشا پردھما" بارش کرنے والا۔ "مدھو چوتا" (میٹھا اثر والا) "پرجنیہ" (سینچنے والا) کہہ رہے ہیں تو کیا یہ دعوے باطل ہے؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے کنوئیں کے مینڈک کی طرح اپنی عقل کو محدود کیا ہوا ہے۔ ہمارے دلوں میں "یقین" کی بجائے "شک" نے حکومت جما رکھی ہے۔ اسی وجہ

سے ہم بادلوں کو اپنے اختیار میں لانے کو ناممکن سمجھ بیٹھے ہیں۔
مگر کان کھول کر سن لو اور یاد رکھو کہ

संशयात्मा विनश्यति

"وہم یا شک کرنے والی قوم یا مرد تباہ ہو جاتا ہے" اس لئے اٹھو جاگو اور رہنماؤں کے قول کی پیروی کرو۔ کیونکہ حقیقتاً اسی میں آرام۔ لطف اور راحت ہے۔

اس مقصد کی تکمیل کئی طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارے بزرگوں نے جتنے طریقے معلوم کئے تھے۔ ان میں صرف دو کا ذکر ہم کریں گے۔

(۱) بجلی کے ذریعے بارش برسانا

میدانِ کارزار میں انواع اقسام کے خونخوار ہتھیار آریہ لوگ استعمال کیا کرتے تھے۔ جن کو ہوائی۔ آتشی۔ آبی کے ناموں سے سب لوگ پکارا کرتے تھے۔ آتشی ہتھیار کے اثر کو زائل کرنے کے لئے آبی ہتھیار مستعمل ہوتے تھے۔ بارش بننے کے اصول جو انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مشہور ڈکشنری میں دئیے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جب ہوا کو اتفاقاً بڑا بھاری دھکا پہونچے تو بخارات کے جمع

ہونے سے بھاری ہو کر بارش ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی کہربائی کے عمل سے بارش کی جاتی تھی۔ اس کی نسبت ناظرین کو شری پروفیسر مہیش چرن سنگھ جی کی کتاب "ودیت شاستر" سے معلوم ہو سکتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بارش کا اپنے اختیار میں کرنا انسان کے لئے ناممکن یا مشکل امر نہیں ہے۔

(۲) اگنی ہوتر کے ذریعہ بارش برسانا

دوسرا طریقہ بارش کا "ہون" تھا۔ اگرچہ سائینس کی بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے مگر بارش کے بننے کے متعلق کوئی پختہ رائے نہیں جم سکی۔ یہ الفاظ آپ کو تعجب خیز معلوم ہوتے ہونگے۔ مگر یہ ٹھیک ضرور ہیں۔ ان اسباب کو جن کے ذریعے ہون سے بارش ہو سکتی ہے۔ اگر ہم پورے طور پر بیان نہ کر سکیں تو اس میں ہمارے بزرگوں کی بتائی ہوئی تجویزیں کوئی سقم واقع نہیں ہوگا بلکہ اس میں ہماری ہی سمجھ کی کمی اور ضعیف العقلی کہی جانی چاہئیے۔ چنانچہ اس مضمون پر تین اصول روشنی ڈالتے ہیں۔ جن کو سیدھے سادھے الفاظ میں آگے بیان کیا جاتا ہے۔

(الف) مختلف قسم کی حرارت یا گرمی سے بارش ہو سکتی ہے

اصول یہ ہے کہ جب آسمان میں مختلف حرارت یا گرمی کی دو ہوائیں
آپس میں ملیں جن میں اپنے اپنے بخارات ہی پورے ہوں یعنے
اس گرمی یا حرارت پر اور زیادہ بخارات کو وہ ہوا جذب نہ کر سکے
تو ان دونوں ہواؤں کے ملنے سے حرارت یا گرمی برابر ہو جاویگی۔
تس پر کچھ بخارات ہوا میں ملے ہوئے نہیں رہ سکیں گے جس سے
وہ بخارات بارش بن کر زمین پر آ گرینگے۔ اس بارش کے لانے میں
یہ اصول کام کرتا ہے۔ کہ وہ زیادہ گرمی یا حرارت پر زیادہ بخارات
اور کم گرمی یا حرارت پر کم بخارات کو ہوا جذب کر سکتی ہے۔"
جذب شدہ ہوا کی حرارت کم ہو جانے سے اور بخارات کی مقدار
زیادہ ہو جانے سے وہ بادل بن جاویگی۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے
ہیں کہ آگنی ہوتر کے کرنے سے یہ اصول قائم رہ سکتا ہے یا نہیں؟
ہم زیادہ ہون کرنے سے ایک مقام پر غیر معمولی گرمی پیدا
کر دیتے ہیں۔ جس سے آس پاس کی ہوا گرم ہو کر اوپر چڑھ جاتی
ہے۔ اور نسبتاً سرد ہوا سے مل کر بارش کی وجہ بن سکتی ہے۔

سوال ۔ واہ یہ منطق تو بڑا نرالا ہے ۔ جنگلوں یا مکانوں کو آگ
لگنے سے بارش کیوں نہیں ہو جاتی ۔

جواب ۔ بخارات سے ملی ہوئی ہوا کے آہستہ آہستہ اوپر جانے
سے بارش ہوا کرتی ہے ۔ زمین کے ساتھ والی ہوا جس میں
بخارات تھوڑے ہیں مگر وہ بھی گرم ہو کر جب آہستہ آہستہ
اوپر چڑھتی ہے ۔ تو دھیرے دھیرے ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے ۔
اصول بالا کے مطابق اس کی حرارت کم ہو جانے سے وہ کم بخارات
جذب کر سکتی ہے ۔ یعنے تھوڑے بخارات بھی اس کو پورا کر دینگے
اگر اس ہوا کو اوپر جاتے وقت آندھی یا اس قسم کی کوئی حالت
حارج نہ ہو تو آسمان میں جاتی ہوئی وہ ہوا اسی جگہ پر پہونچ جائیگی
جہاں اس کی مکمل حالت سے بھی بخارات اس میں
زیادہ داخل ہو کر بادل بن جاویں گے ۔ سردی کے باعث
چیزیں جمتی یعنے سکڑتی ہیں ۔ بخارات بھی اکٹھے ہو کر بادل ہو
جاوینگے اور پھر چھم چھم بارش ہو سکتی ہے ۔

مہاشے اب آپ کے سوال کا جواب صاف ہے کہ جب جنگل یا
کسی شہر کو آگ لگتی ہے تو عموماً آندھی آیا کرتی ہے جس سے کہ

بخارات سارے کُرۂ ہوا میں پھیل جاتے ہیں۔ اور مقامی ہوا میں نہیں رہتے اس لئے بارش نہیں ہو سکتی۔ مگر ہَوَن کی آگ سے آندھی نہیں آسکتی۔ کیونکہ وہاں کی ہوا اس آگ سے گرم ہو کر آہستہ آہستہ اوپر چڑھتی ہے۔ اس لئے بارش کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر آندھی آجاوے تو بارش کا ہونا ناممکنات سے ہے ؛

معترض ۔ بھلا ہم نے مان لیا کہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق ہَوَن کے ذریعہ سے بارش ہو سکتی ہے مگر یہ کام تو پوری مقدار میں صرف لکڑی جلانے سے بھی ہو سکتا ہے تو پھر اس میں سامگری ڈال کر روپیہ فضول برباد کرنے کی کیا ضرورت ؟

جواب ۔ آپ کا یہ اعتراض بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ پہلے بھی ہم اس سامگری کو جرثومہ کے ہلاک کرنے والی ۔ بیماریوں کو دور کرنے والی جسم کو طاقت دینے والی ثابت کر چکے ہیں۔ اس لئے اس کا اپنا فائدہ ہی کافی ہے۔ مگر بایں ہمہ آپکا اعتراض بالکل اُڑ جاتا ہے جبکہ ہم بارش کے تیسرے اصول کو دیکھتے ہیں۔

۳۔ ہوا میں ذرات کے ذریعہ بارش کا ہونا

اصول یہ ہے کہ جس ہوا میں چھوٹے چھوٹے مادی ذرّے ہوں تو جانؔ

کہ اس میں بخارات جمنے کا سبب موجود ہے۔ مگر جو ہوا ان ذروں سے خالی ہے۔ اس میں بخارات جم نہیں سکتے۔ اب اگنی ہوتر کرکے ہم سب خوشبودار چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ذرے کر دیتے ہیں۔ یہ ذرے بخارات جمانے کا خاص سبب ہونے سے بارش کا ذریعہ ہو سکتے ہیں جیسے ہو سکتا ہے کہ اور مادی ذروں سے اس سامگری کے ذروں میں ذرہ مقابلتاً زیادہ بخارات بنانے کا گن ہو۔ اگر کسی اور چیز کے ذرے ہوا میں داخل کئے جاویں تو وہ جرمز کو بڑھانے والے ہو سکتے ہیں۔

پس ناظرین اب ہم نے تین طرح سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہونچا دی ہے کہ اگنی ہوتر بارش کا سبب ہو سکتا ہے۔ اصل میں انسان ابھی بحر علم کے کنارے کنکر ہی چن رہا ہے۔ اس لئے کہہ نہیں سکتے کہ اور بھی کتنے سبب برشا لانے کے ہو سکتے ہیں۔ مگر اسمیں شک نہیں کہ جوں جوں ہماری عقل بڑھے گی توں توں ہم اپنے آریہ بزرگوں کی سچائی کی قدر کرینگے۔

دوسرا باب

منتروں کے ارتھ سمجھنے کی ضرورت

افسوس کہ بہت سے آریہ لوگ ہَوَن نہیں کرتے کچھ تو یہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس وقت اور روپیہ کافی نہیں اور کئی یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہَوَن اور سندھیا میں ان کا دل نہیں لگتا۔ یہ شکایت کچھ حد تک واجب ہے۔ کیونکہ دل وہاں لگتا ہے جہاں اس کی دلچسپی اور دل بستگی کا سامان موجود ہو۔

"युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम्।"

یہہ گوتم رشی کا قول ہے کہ دل کو ایک ہی وقت میں ایک ہی چیز کا علم ہو سکتا ہے۔ اِس لئے سندھیا کے منتر اگر سوچ وچار کر پڑھے جاویں تو من اس میں ضرور لگیگا برعکس اس کے طوطے کی طرح منتر اگر زبان سے رٹے ہی جاویں اور وہ آتما سے محسوس نہ کیئے جاویں تو اس میں من ہرگز نہیں لگ سکتا۔ منتروں کے معنے کو سمجھنے سے ہی من لگ سکتا ہے۔ اور ان پر ہر روز

حصہ

(۴) (ان) دھاتو یعنی مصدر سے "گتی" یا "روشنی" پیدا کرنا (انج) دھاتو سے شکلوں کو ظاہر کرنا۔ (انج) دھاتو سے پگھلانا۔ بنانا۔ لے جانا وغیرہ اس قسم کی صفات رکھنے سے بھی اگنی نام پڑا ہے اور (اگی گتو) دھاتو سے خواہش۔ دلی کوشش یا علم کے معنوں میں بھی اگنی شبد آتا ہے۔ اگنی متحرک ہے اس لئے دوسری چیزوں کو بھی حرکت دیتا ہے۔ یہ قانون اس کے مصدر سے ہی واضح ہے۔ گیان سروپ بنانا۔ قائم کرنا۔ اور مٹا دینے کا خواہشمند دنیا کو پالنے والا۔ علم کے اکسانے والا ہونے سے پرماتما کو اگنی نام سے یاد کرتے ہیں۔ جو نیک سبق اگنی کے دھرم سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان کا بیان کیا جا چکا ہے۔ ان سے واضح ہو گیا ہوگا کہ ہم اگنی کو نہیں پوجتے بلکہ اس کے فعلوں کو اپنی زندگی میں پورا اتارنا چاہتے ہیں اور اسکو پرماتما کا سوروپ یا اس کی بنائی ہوئی چیز مانکر اسکے ذریعہ شین وغیرہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اگنی سوروپ پرماتما کو یاد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ یاد رکھیں کہ کٹھ اپنشد۔ یتتریہ اپنشد اور دوسری اپنشد ول اور

ویدبھگوان ہیں بھی "اگنی" پرمیشور کا نام ہے - مادی اگنی بھی تو پرمیشور کی بنائی ہوئی ایک چیز ہے - اسلئے اس کی پوجا کون کرسکتا ہے

کعبہ و دیر و کلیسا سے ہمیں کام نہیں
اُسکے شیدا ہیں جہاں جسنے بنا رکھا ہے

भयादस्याग्निस्तपति भयात्तपति सूर्यः ।
भयादिन्द्रश्च वायुश्च मृत्युर्धावति पञ्चमः ॥

اُسی جگدیش کے خوف سے آگ اور سورج روشن ہوتے ہیں - اندر اور موت اپنا منصبی کام کرتے ہیں " یہ خیال تھا جو کہ ہمارے بزرگوں کے دلوں میں جاگزیں تھا مگر وہ پارسیوں کی طرح آتش پرست نہ تھے

"एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च"

سب عنصروں میں (جو مختلف روپ کے ہیں) رہنے والا انترگت ایک آتما ہے اور چونکہ پرماتما کا اگنی کلمو روپ سب سے زیادہ سبق آموز ہے - اسی لئے "اگنی روپ" پر رشیوں نے بہت زور دیا ہے -

'سواہا' لفظ کی تشریح

॥इन्द्रादू आहुयन्ते देवा मनेनो अگنی - وائو وغیرہ دیوتاؤں کو

"ہوی" لے جانے کے لئے جس پریم بھری اور میٹھی آواز سے بُلایا
جاتا ہے "وہ سواہا" ہے پورانوں یعنے ہندو شاستروں میں
اِس لفظ کو کئی اِستعاروں میں باندھا گیا ہے ۔ جیسے کہ ۔ हुतभुक्प्रिया
پریا) ہَوَن کی سامگری کی پیاری ۔ ([illegible]) آگ کی استری
[illegible] آگ کی استری [illegible]) آگ کی پیاری [illegible]
آگ کی اِستری [illegible] دکھش کی لڑکی وغیرہ وغیرہ کہا ہے اور بلحاظ کام کے
("[illegible]") منتروں کا عوض دینے والی ۔
[illegible] دیوتاؤں کی پرورش کرنیوالی ("[illegible]"
عالموں کی زندگی ۔ (گھور سنسار تارنی)
خوفناک دنیا سے ترانے والی [illegible]) من کی مرادوں کو
پورا کرنے والی وغیرہ ناموں سے نامزد کیا ہے ۔ مبالغہ اور اِستعارہ
کو نکال کر سواہا کے اصلی معنے و شکل معلوم ہو سکتے ہیں ۔

رشی دیانند نے کہا ہے کہ "سواہا" کے معنے کرنے کے لئے موقع و
محل دیکھ لینا چاہیئے ۔ اس کے معنے سچّا علم ۔ سچا فعل ۔ ویدبانی
انصاف ظاہر کرنے والی کلام ۔ حکمت اور جنگ کے سبق والی کلام یگیہ
کا عمل، جنگ کے انتظام کی اچھی بولی وغیرہ ہو سکتے ہیں ۔

آگ میں آہوتی ڈالتے وقت اِس لفظ کے بولنے سے تین سبق حاصل ہوتے ہیں (۱) ہم آگ میں جو سامگری ڈالتے ہیں۔ وہ پاک ہے کنجوس پن سے نہیں بلکہ بڑے آنند اور عزّت کے ساتھ ہم ہوی آگ میں ڈالتے ہیں۔ کنجوسی تمام (سُوا) دھن کو (ہا) ترک کرنے سے آتم تیاگ کا خیال بڑھتا ہے (۲) مذکورہ بالا نیک خیالوں سے آگ میں ڈالی ہوئی ہَوی منظور ہو گئی یعنے وہ بیماریوں کو دور کرنے کا منصبی کام پورا کریگی۔ اس قسم کا اعتقاد بھی سواہا کے شبد کی نسبت کرنا چاہئے (۳) جو پرارتھنائیں وید منتر کے ذریعے پرم دیالو ایشور سے کی تھیں۔ بلدا پیری پاپک الیشوریہ۔ گھن۔ ننت سکھ پر دایک۔ سکل وشو پوشک۔ سرویش سے کی تھیں۔ وہ بھی منظور ہو گئیں اس اعتقاد یا خوشی کے ظاہر کرنے والا سواہا کے لفظ کو ماننے سے بڑا لطف حاصل ہوتا ہے۔

"اوم" شبد کا بھاوارتھ

یوگ ابھیاس کے عمل میں اوم شبد اور اس کی تین ماتراؤں پر وچار کیا جاتا ہے۔ اِس شبد کی جتنی مہما اپنشد کاروں نے کی ہے وہ پاٹھکوں کو اپنشدوں کے پڑھنے سے پتہ لگ سکتا ہے۔ اس کتاب میں مختصراً "اوم" شبد کے معنے بتائے جا سکتے ہیں۔ اوںکار

کی تین ماترا ہیں۔ "اکار"۔ "اوکار"۔ "مکار"۔ اوم شبد کے بولنے
یا دھیان کرنے وقت ان ماتراؤں کے معنے پر وچار کرنا چاہئیے۔

अकार:-विराट्, अग्नि, विश्व।

وراٹ" سب جگت کو ظاہر کرنے والا۔ مالک۔ سب سنسار کو
چلانے والا۔ ہر جگہ حاضر و ناظر۔ پربھو کو وراٹ کہتے ہیں۔ مالک کے
ان گنوں کو اچھی طرح وچارنا چاہیئے۔

اگنی" گیان سروپ۔ جیوتی مئے۔ سروگیہ۔ پرم پوجیہ۔ پراپت ہونے
والی آتما کا دھیان بھی "اکار" میں کرنا چاہیئے۔

وشو سارے وشو کا کرتا۔ ہرتا۔ دھرتا۔ انتریامی ہوکر وشو کو چلانے
والا۔ ایشور بھی "اکار" سے گرہن کرنا چاہیئے۔

उकार:-हिरण्यगर्भ, वायु तैजस।

ہرنیہ گربھ۔ جو سورج۔ چندر۔ نکشتر۔ تارا گن وغیرہ لوکوں کا بنانے
والا۔ گربھ اور رہنے کی جگہ ہے۔ جس پرست ودیا۔ تیش۔ سکھ
اور روشنی کا انحصار ہے ایسا پرماتما ہرنیہ گربھ ہے۔

وایو جو پرماتما سب پر حاوی ہونے سے جو سب چیزوں کو باضابطہ
چلاتا ہے۔ اور وایو کی طرح جو ساری دنیا میں بلا جُلا ہے۔ ایسے

پرماتما کو دایو کہتے ہیں۔

تیجس آپ ہی پرکاش سوروپ اور سورج وغیرہ لوک لوکانتروں کو پرکاش دینے والا پرمیشور "تیجس" کہاتا ہے۔

یش (شہرت وعزت) تیج (طاقت) ورچس (جلال۔چمک) کے حصول کے لئے متصلہ بالا صفات کو "اوکار" میں وچارنا ضروری ہے۔

अक्षरः-ईश्वर, आदित्य, आप्त ।

جو پربھو نیاء کاری (عادل) سرو شکتیمان (قادر) جگت کے پیدا کرنے والا بے حد سکھ کی کان ہیں۔ ایسے قابل پرستش دیوتا کی پوجا "ایشور" نام سے "مکار" میں پہلے کرنی چاہیئے۔

بیشمار چیزوں کے دینے والے۔سب جیوؤں کو پران اور گذارہ دیکر دھارن کرنے ہارے ابناشی اجر۔امر۔نت پالنے کرنے والے سب سامرتھ کے ساگر اور جیونی ندھی پرماتما آدتیہ نام سے دھیان کرنے چاہیئے۔

جو سوامی گیان سروپ۔ست ودیا اور گیان کے دینے ہارے اور جیوؤں کے نیک و بد عملوں کو دیکھنے والے سب کے دلوں میں انگشٹ ماتر و امن وت ہو کر انہیں کرنیوالے سروگیہ۔سرو انتریامی۔ایش۔کوئی ہیں وہ پراگیہ کہے گئے ہیں اور پرمو کت ایشوری گنوں کو بار بار یوگ کا ابھیاس کرتے ہوئے وچارنے سے موکھش حاصل ہو سکتی ہے

تیسرا باب

منتروں کی تشریح

ओं भूर्भुवः स्वः।

یہ تین شبد بڑی خوبی کے ساتھ سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ ان میں تینوں ویدوں کے راز پوشیدہ طور پر رکھے گئے ہیں۔ اِس لئے ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کن کن معنوں کے یہ تینوں ویاہرتیاں واچک ہیں۔

(۱) یہ ایشور کے نام "भूरिति वै प्राणः" جو سب جگت کی زندگی کا انحصار ہے۔ پرانوں سے پیارا۔ اور خود بخود ہے۔ اُس پران کا واچک ہو کے (بھوہ) پرمیشور کا نام ہے ("भुवरित्यपानः") جو سب دُکھوں سے علیحدہ۔ جس کے ست سنگ سے جیو سب دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اِس پرمیشور کا نام بھُوآہ ہے۔ ("स्वरिति व्यानः") جو نانا پرکار سے جگت ہیں ویاپک ہو کے سب کو دھارن کرتا ہے اُس پرمیشور کو سُوہ کہتے ہیں۔

(۲) تیتریہ اُپنشد ان شبدوں کے چار حصے یعنے سنسار اور اس

کی اشیاء کو مختصر اظاہر کرتے ہیں۔ تین لوک — (۱) پرتھوی۔
انترکش۔ دیو۔ (تین دیوتا) (۲) اگنی۔ وایو۔ پران (تین وید) رگ
یجر۔ سام۔ (تین پران) پران۔ اپان۔ ویان۔ اُپنشد کار کا
قول ہے کہ ان کے معنوں پر انوبھو کرنے سے برہم جانا جا سکتا ہے
اور وچار کرنے والے کو سب دیوتا آتمک بل دیتے ہیں۔

"स यो वेद स वेद ब्रह्म सर्वेऽस्मै देवा बलिमावहन्ति"

سب جگت کو پیدا۔ ناش اور قائم کرنے پر سوچنے سے سنسار کو جو استھول
دیوتا یا سوکھشم پران دیوتا دھارن کرتے ہیں جنکو وید روپی سوکھشم گیان
آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ان پر بھی سوچنے سے دل کی سب
گھنڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ یہ پاپوں کے مارنے کا ٹوٹکا ہے۔
(۳) یگیوں کے کرنے میں جو غلطیاں یگیہ کرنے والا کر دیتا ہے اس کو
دور کرنے کے لئے یہ تینوں ویاہرتیاں پڑھی جاتی ہیں۔ پرمیشور
کے بھور۔ بھُوہ۔ سوَہ۔ نامی صفات کو یاد کرنے سے ہم با طریقہ
یگیہ کرنے لگ جاتے ہیں — اور اگر خبرداری
سے یگیہ کرتے ہوئے بھی کوئی کمی رہ گئی ہو تو "پرمیشور آپ معاف کریں"
اس قسم کا مطلب بھی یگیہ کے شروع میں ان تین ویاہرتیوں

کے پڑھنے سے نکلتا ہے۔

اگنی ہوتر شروع کرنے سے پہلے ہم اگر ہوشیار۔ خبردار ہونا چاہیں تو ان تینوں ویاہرتیوں کو پڑھنے سے ہو سکتے ہیں۔

(۴) دنیاوی خوشیوں کو حاصل کرنے کی غرض سے بھی بگیہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔ نیک بختی۔ نیک نامی۔ خوبصورتی۔ اور بھی۔ بھُور۔ بھُوہ۔ سُوہ ہیں اس لئے ان کے پڑھنے سے ہم ان تینوں خوشیوں کو حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ مگر یہ خواہشات تب ہی پوری ہو سکتی ہیں جب ہم باطریقہ ہر روز بلا ناغہ ہون کیا کریں۔

۵۔ دُنیاوی ویاہرتی بھی یہ شبد دلاتے ہیں۔ بھُور۔ بھُوہ سُوہ سے واقعات کا ذکر علم تواریخ و فسانجات کا علم ہوتا ہے۔ ان کے پڑھنے سے ہمیشہ ودوان ہونے کی خواہش کرنی چاہیئے۔

مختلف قسم کے معنوں پر بار بار غور کرنے سے دل کی کدورت اور چنچلتا دور ہو گی۔ نیک خیالات اور خواہشات مضبوط ہو کر ان کی حصول میں حوصلہ بڑھے گا۔ اس لئے اپنشدوں میں ان تینوں شبدوں کا مہاتم بہت کہا ہے۔

منتر پہلا

**भूर्भुवः स्व द्यौरिव भूम्ना पृथिवीव वरि-
म्णा। तस्यास्ते पृथिवी देवयजनि पृष्ठेऽग्निम-
न्नाद मन्नाद्यायादधे ॥**

اِس منتر کی تشریح جو شت پتھ براہمن میں دی ہوئی ہے اُس سے بھور۔ بھُوہ۔ سوۂ کے یہ معنے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱) پرجاپتی نے یہ سنسار تپ کر کے پیدا کیا تاکہ سب پرانی سکھ اور مُکتی کے حقدار ہو سکیں۔ اسی طرح ہم ساری دنیا کے لئے تپ یعنے آتم تیاگ کرتے ہیں۔

(۲) پرجاپتی نے براہمن۔ کھشتری۔ ویش پیدا کر کے جگت کا اُپکار کیا۔ اسی طرح ہم بھی پرانی ماتر کے بھلے کے لئے اپنا جیون گذاریں۔

(۳) جس طرح سے آتما۔ منشیہ۔ پشو۔ پرجاپتی کے اُپکار سے ظاہر ہوئے ویسے ہم ان تینوں کے اُپکار کے لئے یگیہ کرتے ہیں۔

"सत्यमेव व्याहृतयो भवन्ति, तदस्य सत्येना धीयते"

یہ تین لفظ ست کے واچک ہیں۔ اِس لئے ہم لوگ بھی صاف اور سچے ارادوں سے یگ ستھاپن کریں۔ جیسے تین لک

قائم ہیں ویسے ہم بھی۔ پرمیشور کے نانوں کے مطابق چلتے ہوئے
ثابت قدم رہیں۔ (۵) اگنی کے تین ناموں کے واچک بھی یہ
شبد ہیں (۱) پوبان۔ (جو پہ کرتی کرتا ہے۔ (۲) پاوک جو پوتر کرتی ہے
(۳) شچی (سُدھی) جس اگنی کو استھاپن کرتا ہے۔
اس کے مذکورہ بالا صفات حاصل کرنے کی پرارتھنا اس منتر میں ہے
(۶) بھُور۔ بھُوہ۔ سُواہ کے پانچ چھپے ہیں۔ موسم بھی پانچ ہیں یہ لینے
یہ تینوں کال واچی شبد ہیں۔ ان کے بولتے ان پر غور کرنے اور
قبول کرنے سے ہمارا امر ہونے کا ارادہ مضبوط ہوتا ہے۔
(۷) آخری لیکن ضروری معنے یہ بھی ہیں کہ پیارا پران بل کا ذریعہ
آوان سب خواہشوں کا سبب اور دیان یہ تین والیو ایشور کی کرپا
سے ہمارے جسم میں آنند پورک ٹھہریں تاکہ طاقتور ہو کر ہم یگیہ
کیا کریں اور بے روک ٹوک انہیں سماپت کر سکیں۔

کئی لوگوں کے دل میں شاید خیال پیدا ہو کہ مذکورہ بالا معنوں میں
کھینچا تانی کی گئی ہے۔ مگر ان کا یہ خیال غلط ہوگا۔ کیونکہ ہمارے
رشی منی دھیان پر بہت زور دیتے تھے تاکہ ہر ایک شبد کی
پوری پوری ماہیت کا پتہ لگ جاوے اسی طرح ان تین ویاہرتیو

پردھیان دیتے ہوئے منتر کے اگلے حصہ پر وچار کرنا چاہتے ہیں (دیویو) آکاش میں چمکنے والے سورج کی مانند (کھومنا) ایشور سے میں یکت ہوں (یوکشو لوک) آکاش یکت لوک میں رہنے والی۔ (پرتھویو) پھیلی ہوئی زمین کی مانند (وریمنا) اچھے اچھے گنوں کی پرسدھی سے میں یکت ہوں (تسیاستے) آکاش یکت لوک میں رہنے والی (پرتھوی کی) پھومی (دیویجنی) جس پر ودوان لوگ یگیہ کرتے ہیں (پرشٹھے) ایسی بھومی کی پشت پر (اناوم) جو وغیرہ سب اناجوں کو کھانے والے (اگنیم) اگنی کو (آ ددھے) استھاپن کرتا ہوں (اناد یایا) کھانے کے قابل اناج کے لئے تاکہ میں ہونر سے اناج پیدا کر سکوں۔

اس منتر میں پہلے یگیہ کے ذریعہ بتائے ہیں۔ سکھ گُن اور جسمانی طاقت کو اختیار کرنے والا اگنی ہوتری ٹھیک یگیہ کر سکتا ہے۔ (۲) یہ یگیہ کیوں کئے جاتے ہیں؟ تاکہ دنیاوی خوشی شہرت۔ عزت۔ دولت وغیرہ حاصل ہو سکیں۔

۳۔ ایسے اگنی ہوتر کا کیا نام ہے؟ زمین کو دیویجنی کہتے ہوئے صاف کہہ دیا کہ اگنی ہوتر یگیہ کرنے والے کو دیوتا کہتے ہیں۔

۴۔ اگنی کو اناج کے کھانے والا کیوں کہتے ہیں؟ ایشور نے اپنے

منتروں کو سکشا دی گئی کہ ہون اس طرح کرو۔ آگ میں ہوتی ڈالا کرو۔ وہ آہوتیاں اگنی کھا کر دوسرے دیوتاؤں کو دیدیگا۔

چنانچہ شت پتھ براہمن میں اس سوال کا یوں حل کیا ہے۔

"स यो हैवमेतमग्निमन्नादं वेद अन्नादो हैव भवति"

"جو آگ کو اناج کھانے والا سمجھتا ہے۔ وہ خود اناج کھانے والا ہو جاتا ہے یعنے ہون کرنے والا دولت مند ہو جاتا ہے"

اس منتر کے دیوتا اگنی۔ وایو۔ سورج ہیں۔ یہی دیوتا آہوتیوں کو حاصل کرنے والے اور ہمیں بارش وغیرہ کے ذریعے سے اناج دلانے والے ہیں۔ اس لئے یہ یقین قایم ہوتا ہے کہ ہماری محنت یگیہ کرنے سے رائیگاں نہیں جاتی۔

منتروں کے دیوتا کیا ہوتے ہیں

یاسکاچاریہ نے دیوتا کی تعریف یوں کی ہے۔

प्राधान्य स्तुति दैवत यत्काम ऋषिर्यस्यां देवतायाम

र्थपत्यमिच्छन् स्तुतिं प्रयुङ्क्ते तद्दैवतः स मन्त्रो भवति

جس کی تعریف خصوصیت سے کی جاوے وہ دیوتا ہے۔ جس چیز کی حصول کی غرض سے رشی نہ ظاہر کئے ہوئے شئے کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اور جس کا خاص طور پر منتر میں ذکر ہو وہ اُس منتر کا دیوتا ہوتا ہے - اب اِس منتر میں سُکھ دینے والی آگ کا ذکر ہے - اور ہوا اور سورج اس اناج کے سکھ کو بڑھانے والے ہیں - آگ کے ساتھ وایو - سورج کا ملنا انتہا درجہ کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے جیسا کہ منتر کے پہلے حصہ سے ظاہر ہوتا ہے -

منتر ۲

ओ उद्बुध्यस्वाग्ने प्रतिजागृहि त्वमिष्टापूर्त्ते
सꣳसृजेथां मयंच । अस्मिन्त्सधस्थेऽअध्युत्तर
स्मिन् विश्वे देवा यजमानश्च सीदत ।

(اُدبُدھیسو) اچھی طرح بُدھی اور تیج کو پراپت ہو (اگنے) ہے مشہور بھونک اگنی (پرتی جاگرہی) خبرداری سے جاگو - (توم) تو (چا) اور (سا) یہ یگیہ (سرجے تھاں) آپس میں مل جاؤ (مایم) مجھے (اشٹاپورتے) اشٹ سکھوں کے دینے کے لئے تاکہ میں اپنی خواہشات کو پورا کرسکوں

(اسمین) اس (مدھیستھ) گھر میں (ادھیہ اُت سمین) جو پوتر سجے ہوئے اور اچھی شوبھا والے ہیں (وشوے دیوا)

سارے دیوتا وِدوان لوگ (**یجمانسیچ**) اور یگیہ کرنے والے (**آت**) اُنتی پرورک بیٹھیں۔

ادھیاتمک معنے

سیہ پرکاش سروپ جیوتی مئے پرماتمن۔ شُدھ بُدھی دیکر اچھی وِدّیا سے پرکاشت کیجئے۔ بھلے پرکار ہمارے سُکھ کے لئے اوِدّیا روپ نیند کو چھوڑ کر وِدّیا سے خبردار کیجئے۔ دیا او پربھو آپ اور جیسم دونوں ہماری سِدّھی کے لئے مل جاویں۔ آپ کی آگیا کے بغیر یہ جیسم کچھ نہ کرے۔ پاک سچے ہوئے عجیب و غریب جسم سے سب اندریاں یگیہ کرتی ہوئی اور ترقی کرتی جاویں ؞

---

(۷) **پرشو وئی یگیہ**) اس قسم کے جملے اُپنشد میں آئے ہیں۔ جسم کو برہمچریہ میں رکھتے ہوئے اُسے پوتر بنانا یگیہ کرنے کے برابر ہے۔ ۲۴ برس کا برہمچریہ رکھنا صبح کے یگیہ کرنے کے مانند ہے۔ ۴۴ برس کا دوپہر کے یگیہ کے مانند اور ۴۸ برس کا برہمچریہ شام کا یگیہ ہے۔ اس وجہ سے جسم یگیہ ہے۔ دوسرا سب اندریاں جسم کو دھارن کرنے کے لئے آہوتیاں دے رہی ہیں یہہ تو سب پرورش ہے اِسی لئے بھی جسم یگیہ ہُوا۔

مذکورہ بالا منتر کئی وچاروں سے بڑا اُتم ہے۔

(ا) گھروں کی صفائی یا ان کی آرائش کیلئے زور دیتا ہے جہاں ہَوَن کیا جاوے۔ وہ جگہ بدصورت۔ غلیظ یا بدبودار نہ ہو اس قسم کی نصیحت دیتا ہے۔

(ب) جسمانی اور روحانی پاکیزگی پر بھی زور ہے

علاوہ ان کے اگنی ہوتری (ہَوَن کرنے والا) کبھی بھی اپنی زبان سے یہہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا جسم پاک ہے۔ اگر اس کے دل میں لوبھ۔ موہ۔ حسد۔ بغض اور جھوٹ کی گندگی بھری ہو۔ اس لئے جسم کو پاک کرنے کے لئے اِن سب برائیوں سے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ جب یہ منتر پڑھا جاوے تو پہلے کی نسبت زیادہ پاکیزگی ہم اپنے میں دیکھ سکیں۔

(ج) عالم اور ریگیہ کرنے والے سجن ہمارے گھر کو اپنی رہایش یعنے سبھا منڈل بنا دیں۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ہم خود عالم نہیں۔ حسد اور غرور چھوڑ کر عالموں کی خدمت کرنے میں بے عزتی نہ سمجھیں جیسا کہ آج کل کے نیم خواندہ بنتے ہیں کر رہے ہیں۔

(د) منتر کی بزرگی اور خوبی زیادہ ہو جاتی ہے (اُدّیسیہ نقل

لفظوں پر وچار کرتے ہیں۔ پہلے منتر میں استھول چیزوں کی پراپتی کے لئے پرارتھنا تھی۔ اس دوسرے منتر میں علم جیسے سوکھشم چیز کی پراپتی کے لئے التجا ہے۔ اِس لئے ہم علم۔ تپسیہ اور یوگ وغیرہ سے اوپر اُٹھتے ہیں اور سوکھشم اوستھا پر ستھر بیٹھ جاتے ہیں کسی نے سچ کہا ہے۔

THYPRAYING HEART LACKS TRUTH

ع دیکھا دیکھی پریت کری من میں پر پریت کی بو ہی نہیں
نقشِ گل میں رنگ ہے گل کا لیکن گل کی بو ہی نہیں

منتر ۳

ओं अयं त इध्म आत्मा जातवेदस्तेनेध्यस्व
वर्धस्व चेद्ध वर्धय चास्मान् प्रजया पशुभिर्ब्रह्म-
वर्चसेनान्नाद्येन समेधय स्वाहा । इदमग्नये
जातवेदसे इदन्न मम ।

(ایم) یہ (اوم) سمدھا (تے) تیرا (آتما) جیو پرانوں کے دھارن کرنے والا (پُشٹی دایک) ہے۔ (جات ویدس) ہے چراچر جگت کے جاننے والے۔ سرو ویاپک سرو ودیا بھنڈار۔ گیان مئے۔ ویدوں اور سنسار کی چیزوں کو پیدا کرنے والے۔ شُدھ۔ بُدھ۔

سوروپ جگدیشور۔(یتن) اُس لکڑی کے ذریعے (ادیشواجمکو
(وروڈھسوچ) اور بردھی کو پراپت کرو(رچ - اسمان) یعنے ہم کو
بھی (ادِّھ) چمکاؤ۔ تیجسوی - اوجسوی بنشوی کرو۔(بردھیہ)
اور ہماری بھی ترقی کرو (برجے اپا) پتر۔ بیٹے پوتے وغیرہ اولاد
سے پشو بھی) گئو۔بیل۔گھوڑے۔ ہاتھی وغیرہ پشوؤں سے

(برہم ورچ سین) برہم جاننے والے مہاتماؤں اوج سے
(ان ادین) کھانے کے لائق اناج سے (سمیدھیہ) مذکورہ بالا
پانچ طرح اسے ہمیں یکت کرو۔(سوا ہا) خوشی کا موقع ہے کہ
ہماری مذکورہ بالا پرارتھنا قبول ہوگئی (ادم) یہ ہوی (گنئے
اس بھونک آگ کو ہے (جات ویدسے) جو سب پدارتھوں
میں موجود ہے (اِدم) یہ آہوتی (نہ مم) میری ملکیت ہیں۔
(۱) پہلے دو منتروں میں اناج۔عزت وغیرہ استھول اور ودیا
وغیرہ سوکھشم چیزوں کی پراپتی کی پرارتھنا کی گئی ہے وہ پرارتھنائیں
(اولاد۔پشو۔اناج کے لئے) اس منتر میں بھی پائی جاتی ہیں مگر
اس منتر میں اُن دونوں منتروں سے بڑھ کر ایک پرارتھنا ہے
وہ یہ کہ اگنی ہوتری لوگیوں اور پرماتما کے جگیا سوؤں

کے تیج سے یکت ہونا چاہتا ہے۔ چھاندوگیہ اپنشد میں
لکھا ہے کہ رشی شویت کیتو سفر سے لوٹ کر جب اپنے شاگرد
کو دیکھتے ہیں تو فوراً ہی یہ شبد مُنہ سے نکلتے ہیں۔

"ब्रह्मविद् इव सोम्य ते मुखं भाति"

ہے پیارے تیرا چہرہ پرمیشور کو جاننے والوں کی مانند چمک رہا ہے
سادھو مہاتماؤں کے سر کی خاص بناوٹ سارے عالم میں مشہور
ہے۔ سو اس تیج کو پراپت کرنے کی خواہش اس منتر میں کی گئی ہے۔
یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب اچھے عمل کئے جاویں۔ اس لئے
ہر روز اگنی ہوتر کرتے وقت یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ہمارے
چال چلن میں بھی کتنی ترقی ہوئی ہے۔

منتر

ओं समिधाग्निं दुवस्यत घृतैर्बोधयतातिथिम्
आस्मिन् हव्या जुहोतन स्वाहा ॥ इदमग्नये
इदन्न मम ॥

ہے ودوان لوگو (سمی دھا) جن لکڑیوں سے اچھی طرح پرکاش
ہو سکتا ہو۔ ان لکڑیوں سے (گھرتی) خوشبودار چیزوں
سے ملے ہوئے گھی سے (اگنی) یہ اگنی کو (بودھیت) پرکاشت

کرو۔ (اتھیتھم) اُس اگنی کو مہاں جان کر (دودسیپت) اس کی سیوا ست کار کرو (اہین) اُس اگنی میں (ہیڑیا) ہوی کو (آجوہوتن) مان سے بھلی پرکار ڈالو۔

(۱) اِس منتر کو پڑھ کر سمیدھا (لکڑی) نہیں ڈالنی چاہیئے بلکہ اگلا منتر پڑھ کر دوسری آہوتی ڈالنی چاہیئے۔ مگر اس منتر میں جو سبق دیا گیا ہے اس پر توجہ کرنی چاہیئے۔ پہلے پُتر۔ پشو۔ اناج۔ وِدیا۔ برہم وِرچس پراپتی کی پرارتھنا کی گئی تھی۔ اب پرم دیالو پرماتما ان کو پراپت کرنے کا اعلےٰ ذریعہ بتلاتے ہیں کہ وہ ان لوگ مناسب ایندھن سے اگنی کو تیز کرو یعنے کلوں وغیرہ کو ہمیشہ بنایا کرو۔

موجودہ قسم کی کلوں کو جاری کر کے یورپ نے پُتر۔ پشو۔ اناج اور علم وغیرہ کی پراپتی کر لی ہے۔ اور جس طرح وہ آجکل راحت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سب پر روشن ہے اور مذکورہ بالا پرمیشور کے حکم کی عدولی سے بھارت واسی دُکھی ہو رہے ہیں اور ساتھ ہی مغربی دھرم رہت ہو کر دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ اگر دھرم کے مطابق کلوں کو جاری کریں تو پھر ہم

ورچیس (برہم تیج) والے ہو سکتے ہیں ہمیں دھرم کے مطابق کلوں کا استعمال کرنا چاہیئے نہیں تو ہم بھی مغرب سے زیادہ دکھ ساگر میں پڑینگے۔

منتر

सुसमिद्धाय शोचिषे घृतं तीव्रं जुहोतन ।
अग्नये जातवेदसे स्वाहा । इदमग्नये
जातवेदसे इदन्न मम ॥

ہے انسانو (ہے نرا) سب گناہوں سے ہٹانے والے تیز عادت والے (گھرت) ساگری گھی وغیرہ چیزیں (جُہوتن) ہون میں ڈالو (اگن ہوتے) ایسے پھونک اگنی کے لئے جو (سو سمیدھائے) اچھے پرکار پرکاش دینے والا (شوچشے) شدھ کیا ہوا اور روگوں کو دور کرنے والا ہے (جات ویدسے) اور سب پدارتھوں میں موجود ہے۔

مطلب ۔ صاف کئے ہوئے اور بیماریوں کو دور کرنے والے پدارتھ اگنی میں ڈال کر اس کو روشن کرنا چاہیئے۔ اگنی ہوتر کا روگ ناشک گن اس منتر میں پرماتما دکھاتے ہیں۔ کیسے اور کس طرح کی چیزیں ڈالی جاویں اس کا بھی ذکر ہے۔

منتر ۶

तन्त्वा समिद्भिरङ्गिरो घृतेन वर्द्धयामसि ।
बृहच्छोचायविष्ठ्य स्वाहा । इदमग्नयेऽङ्गिरसे
इदन्न मम ॥

(انگرہ) سکھدایک پدارتھوں کو پراپت کرانے ۔ یونشٹ یہ اور
چیزوں کے ذروں کو چھن بھن کرنے میں جو بڑی طاقتور اگنی ہے
(ورہت) اور جو بڑے تیج سے ملا جلا ہے ۔ (شوچا) جو خوب پرکاش
کرتا ہے (توا) اس اگنی کو (سمدبھی) لکڑیوں سے (گھرتین) اور
گھی وغیرہ سے (وردھیامسی) ہم لوگ بڑھاتے ہیں[1]

[2] اوم! انگرا نامی اگنی ہم تمہیں لکڑیوں اور گھی سے بڑھاتے ہیں ہمیشہ
طاقت ور ہو اچھی طرح چمکو ۔ جیسے آگ کو گھی وغیرہ سے بلوان کیا
جاتا ہے ویسے یگیہ کرنے والا سب طرح سے بلوان اور ریش والا ہو

منتر ۷

ओं अयन्त इध्म आत्मा जातवेदस्तेनेध्यस्व वर्धस्व

یہ وہی تیسرا منتر ہے جسکے لفظی معنے پہلے کہہ آئے ہیں ۔ اس منتر کو

---

[1] اس منتر کو پڑھ کر تیسری سمدھا آگ میں ڈالنی چاہیئے ۔

[2] دیکھو صفحہ ۴۸ کا فٹ نوٹ ۔

پانچ دفعہ ایک ایک آہوتی ہی گھی کی ڈال کر پڑھنا چاہیئے
منتر کی تشریح میں یہ دکھایا گیا ہے کہ پانچ چیزوں کے لئے التجا
ہے (۱) جس قسم کی چیزیں وہ دیالو پرماتما ہمارے لائق سمجھیں دان
دیں۔ اس کے ساتھ ہم بھی اپنے دل کی خواہش کو ظاہر کرتے ہیں کہ
(۲) بیٹے پوتے (۳) پشو (۴) اناج وغیرہ (۵) برہم تیج ہم کو پراپت
ہوں۔ جب ہم منتر آہستہ آہستہ بولیں تو پہلی دفعہ پہلی التجا پر
پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اپنی قوت ارادی کا اس کو مرکز بنا دیں۔
تو وہ چیز حاصل ہو سکے گی۔ اور دوسری دفعہ منتر پڑھتے ہوئے
دوسری التجا پر اپنی قوت ارادہ کو لگا دیں۔ اسی طرح تیسری دفعہ
تیسری پر چوتھی بار چوتھی التجا پر پوری توجہ دیں۔ کیونکہ اس منتر
کے مطلب بہت اچھے ہیں۔ اس لئے اس منتر کو پانچ دفعہ رکھا
گیا ہے۔

اس کے بعد ویدی (ہون کنڈ کی جگہ) کے چاروں طرف اگلے
منتروں سے ایک ایک طرف پانی چھڑکنا چاہیئے۔

منتر ۸ (الف)

ओम् अदितेऽनुमन्यस्व । اس منتر سے مشرق کیطرف

अदितिरिति पदनामसु पठितम् ।

اِس شبد کے معنے گیان سوروپ - اپناشی پرماتما کے گرہن کئے جاتے ہیں - اس کے معنے زمین اور آسمان بھی ہیں -

अदिति : – यज्ञ करने वाला यजमान : यज्ञ करने वाला का भी नाम है "

آ'د ادی تی کے معنے مہان کے بھی ہیں اور پھر اس پرمیشور کے بھی جو ہمارے کئے ہوئے یگیوں کو جاننے والا ہے اور جو ہمارا پرورش کرنے والا ہے جیسا موقع محل ہو ایسے معنے ہی کرنے چاہیئے - یہاں سب سے آخری معنوں میں "یگیوں کو جاننے والا اپنے پرورش کرنے والا (ادی تی) شبد لینا چاہیئے - اصل میں اب یگیہ شروع ہوتا ہے - اچھے عقل اور اچھے علم کی التجا ہم علم کل پرمیشور سے کرتے ہیں تاکہ کوئی غلطی ہون کرتے وقت نہ ہو یا کہ باطریقہ اور بے کھٹکا ہون

سلہ انگار (کوئلوں) میں رہنے کے سبب اگنی کا یہ نام ہے یا انگوں کا سوریہ روپ سے پرورش کرنے والا ہونے سے اگنی کو انگرہ کہا گیا ہے +

کرسکیں۔ اِس لئے ہی یہہ التجا اگلے منتروں میں کہی گئی ہے۔

منتر ۸ (ب) و (ج)

ओं अनुमतेऽनुमन्यस्व । اس سے مغرب کی طرف۔

ओं सरस्वत्यनुमन्यस्व । اس سے شمال کی طرف۔

وہ پرماتما جو "انومتی" ہے یعنے جو بُدھی روپ گیان شئے ہے جسنے ویدوں کی سچی ہدایت انسانوں کو دی اور اپنے پیاروں کی عقل اُن ویدوں کے پڑھنے میں لگاتا ہے ایسا سوامی ہمیں شُبھ بُدھی دے وہ یہی پرماتما جسکو جگدمبا کہتے ہیں جو ہمیں جننے والی ہے۔ وہی سرسوتی ہے۔ وہ کئی طریقوں سے وید وغیرہ ست شاستروں کے دینے والی۔ پرکاشت وگیان اور اچھے سچے کاموں میں ہم انسانوں کو لگانے والی ویدوں کے ارتھ اور اچھے سبق دینے والی۔ دیالو ماتا ہے۔ وہ نیک ہدایت دے۔

ओं देव सवितः प्रसुव यज्ञं प्रसुव यज्ञपतिं
भगाय दिव्यो गन्धर्वः केतपूः केतं नः
पुनातु वाचस्पति वाचं नः स्वदतु ॥

(دیو) دیوتاؤں کے دیو۔ سب سُکھ دینے والے سورج چند وغیرہ سے

لیکن نامعلوم جیوؤں تک سارے سنسار میں پھرنے والے دسوتی تا
چراچر جگت کے پیدا کرنے والے سب سکھوں میں بھرپور لیجے سب
سکھوں کے داتا (پرشو پیجنم) اچھی طرح یگیہ کو بڑھائو۔

پہلے یگیہ کے معنے جان لینا چاہئے

(۱) اس لوک اور پرلوک کے سکھ کے لئے ودیا۔ گیان اور دھرم کے
استعمال سے جو بڑے بڑے عالم لوگ ہیں ان کی عزت کرنا یگیہ کہاتا
ہے۔ اور

(۲) چیزوں کے گنوں کے میل اور علیحدگی کے علم سے مختلف قسم
کی اشیاء کو ایجاد کرنا یگیہ کہاتا ہے۔

(۳) عالموں کا ہمیشہ ست سنگ کرنا اور بغیر لالچ کے سچی ودیا و دھرم
اور سکھوں کا دان دینا بھی یگیہ ہے۔ سب طرح کے سائنس
اور صنعت حرفت کا پڑھنا پڑھانا ان کے نتائج کو تجربہ کرکے سِدھ
کرنا۔ اگنی ہوتر سے لیکر امور سلطنت تک عورت مردوں کے
قابل خانگی کاروبار یہ سب یگیہ کہلاتے ہیں۔ یگیہ کے معنے کو واضح
کرنے میں یجروید ۶-۲۳ کا منتر کافی ہے۔

اگر مذکورہ بالا یگیوں کی ترقی ہو تو آپس میں سکھ - علم حفاظت
طاقت - دولت - کی ترقی ہوتی جاوے - اور پروپکار کے لئے -
لوبھ - موہ - آہنکار - حسد - بغض وغیرہ تامسک گنوں کو انسان
ہمیشہ آہستہ آہستہ ناش کر دیں - اس وجہ سے ایسے ایسے یگیہ کرنے
والے نیک لوگوں کی ضرورت ہے - اسی لئے "سوی تر" پرماتما
سے پرارتھنا کی جاتی ہے کہ (پرشو یگیہ پتی) ایسے یگیہ کرنے والے
سکھ دینے والے کام کے محافظ لوگ بھی پیدا کریں یعنے ہم جو اگنی
ہوتر کرنے والے ہیں - ہم میں ایسے یگیہ کرنے کی نیک خواہش پیدا
کریں اور جسمانی صحت کو حاصل کرا کے چکرورتی راج لکشمی اور
آزادی کو حاصل کرائے -
(بھگا اے) تاکہ ہم سکھ سے دھن حاصل کر سکیں اور پاکیزگی
کو اپنی زندگی میں پیوست کر سکیں - (دویا) ہے دویہ گن یکت
پربھو (گندھروا) گندھ یکت پرتھوی اور اس کے سب پدارتھوں
کے دھارن کرتا مالک (کیت پوہ) آپ خود عقل کو پاک صاف
کرنے والے ہیں - آپ پرگیان سوروپ ہیں - اس لئے (دا)
ہم دین یگیہ کرنے والوں کی (کیتم) بدھی بھی (پنا تو) شدھ پوتر

کیجئے (وچسپتی) آپ بانی یعنے وید کی بھگوتی کلیانی بانی کے مالک ہیں (نہ) ہماری (واچم) بانی کو بھی پاک کیجئے تاکہ جب ہم وید منتر پڑھیں تو وہ شدھ صاف۔ سُریلے۔ رسیلے۔ ملائم اور میٹھے ظاہر ہوں

پیارے ناظرین! یگیہ کے شروع میں ایسی اچھی پرارتھنا کی ضرورت تب محسوس ہوتی ہے۔ جبکہ موجودہ دنیا پر ایک نظر ڈالی جاوے۔ کسطرح پرمیشور سے نہ ڈرنے والے۔ بیوقوف۔ بےحیا۔ فریبی۔ علم کے دشمن۔ دھوکے باز۔ ریاکار۔ مکار۔ مغرور۔ بیرحم۔ بدمعاش اس پوتر اور سورگ دھام بھومی کو گندہ کر رہے ہیں۔ اسی لئے ان سب کو سیدھے راستے پر آنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے یہ پرارتھنا کرنی چاہیئے۔

اب چار منتروں کی تشریح کی جاویگی۔ جن کو پڑھ کر صرف گھی کی آہوتی دینی چاہئے۔ پہلے منتر سے کنڈ کے شمال کی طرف دوسرے سے جنوب تیسرے اور چوتھے سے کنڈ کے بیچ میں آہوتی دینی چاہیئے۔

منتر ۹

ओं अग्नये स्वाहा। इदमग्नये इदन्नमम।

(ا) اگنی سوروپ پرماتما کے لئے یہ آہوتی ہے۔ یہ آہوتی اُسی جیوتی مئے ایشور کی ہے میری نہیں۔

(ب) اگنی سوروپ پرماتما کو میں ست وید بانی سے یاد کروں گا ایسا ارادہ کرو۔ اگنی کا استعمال کرنے کے لئے سچی بانی اور نیک چلنی سے ملی ہوئی وِدیا انسانوں کو استعمال کرنی چاہئے۔ یعنی اگنی (Heat) شاستر کی ترقی کرنی چاہئے۔

ओं सोमाय स्वाहा। इदं सोमाय इदन्न मम

(ا) چندر کی طرح شانتی۔ کانتی۔ آنند وغیرہ صفات والے اور ان کے دینے والے اشیاء کے علم میں رجوع کرنے والے۔ نیک راہ پر چلنے والے سب شخصوں کے داتا۔ یوگ وِدیا سے نِیدھ سُکھ کے داتا سوم وغیرہ دوائیوں کے پیدا کرنے والے اور سب بیماریوں کے ناش کرنے والے جگدیشور کے لئے یہ آہوتی دیتا ہوں یہ اسی آنند گھن کی ہے میری نہیں۔

(ب) دوائیوں کے جاننے کے لئے حکمت کی حوصلہ افزا ودیا سب انسانوں کو حاصل کرنی چاہئے۔ اس قسم کا سبق بھی پرماتمانے سا تھ ہی دیدیا ہے۔

ओं प्रजापतये स्वाहा इदम् प्रजापतये इदन्न मम

(ا) سب سنسار کے پیدا کرنے والا۔ چرا چر جگت آتما کے لئے آہوتی دیتا ہوں۔

(ب) "प्रजानाम् पति: पालन हेतु: सूर्य:" سنسار کو زندہ رکھنے اور پالنے کے لئے سورج ہے"۔ اس لئے پرجاپتی کے معنے یہاں سورج کے لیتے ہوئے منتر کے معنے یوں ہونگے کہ سورج وغیرہ لوکوں کو جاننے کے لئے علم نجوم اور سائینس کا پرچار کرنا چاہئے

ओं इन्द्राय स्वाहा इदमिन्द्राय इदन्न मम

(ا) سب سکھ دینے والا پرمیشور جو علم کو ظاہر کرنے والا۔ جہالت اور سب دکھوں کا ناش کرنے والا۔ دشمنوں کو مغلوب کرنے والا۔ سکھ کو ترقی دینے والا۔ اور چکرورتی راج کے داتا ہیں ان کو یہ چوتھی آہوتی دیتا ہوں۔

(ب) اندر۔ بجلی اور جواسوں کے مالک جیو آتما کا نام ہے اس لئے یہاں دونوں معنے لئے جاویں گے۔

بجلی کو استعمال کرنے کے لئے انسانوں کو ودیت شاستر کو ترقی دیں۔ اور جیو آتما کی اصلیت کو جانچنے کے لئے

मनुष्य मात्र اُدھیاتم وِدّیا کو خوب بڑھاویں۔

چار قسم کی روشنی دنیا میں پائی جاتی ہے (۱) دو چیزوں کے رگڑنے سے پیدا ہونے والی اگنی (۲) سورج وغیرہ خود بخود روشن لوک اور ان کے علاوہ جگنو۔ بوٹیاں اور سمندر کے کیڑے۔

۳۔ روشن بالذات چیزوں سے روشنی لینے والے چاند وغیرہ لوک۔ ۴۔ بجلی کی روشنی۔

ان چار قسم کی روشنی کا ذکر مذکورہ بالا منتر میں کیا گیا ہے اور ہم انسانوں کو وہ کرپا ساگر پرمیشور اُپدیش دیتے ہیں کہ استعمال میں لانے کے لئے تم پوری کوشش کرو اور نت ودیائیں نکال کر ان سے فائدہ اُٹھا کر سُکھی ہو۔ ہر روز صبح و شام پرمیشور کے اُس اُپدیش کو سُنتے ہوئے بھی اگر ہم میں حوصلہ نہ بڑھے تو ہم جیسا بیوقوف کون ہوگا؟

اسلئے دیکھنا چاہئے کہ ہماری قوم اور ہم نے ان علموں کے بڑھانے یا صنعت و حرفت اور زراعت کے پیشوں میں ترقی کی ہے یا نہیں؟ بھارت باسی جو صدہا روپیہ یا زیادہ سے زیادہ

۳۰ روپیہ فی کس سالانہ آمدنی رکھتے ہوئے اِس خوفناک موذی مفلسی سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ وہ اِس اُپدیش کے موافق عمل کرتے ہوئے بہت جلدی مصائب کا ناش کر سکتے ہیں۔ اور پہلے کی طرح طاقت ور ہو سکتے ہیں۔

ہر ایک منتر کو سمجھ کر اگنی ہون کرنے سے کئی فائدے پہونچتے ہیں مگر لوگ اس کی خوبی سے نا آشنا ہو رہے ہیں۔ پرمیشور کی دیا سے آجکل ہمارے حکمران مذکورہ بالا علوم کی روشنی سے منوّر ہیں جن کی طفیل سے سارے اہل مغرب ترقی کی چوٹی پر پہونچ رہے ہیں۔ اس انگریزی عملداری کے امن اور علمیت سے غنیمت لے روزگار زمانہ سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں بھی اپنی ترقی کی طرف توجہ کرنی چاہئے

صبح کے وقت ہوتی ڈالنے کے چار منتر

منتر ۱۰

ॐ सूर्योज्योतिः सूर्यः स्वाहा ॥

(سُوریہ اچراچر سکل سنسار کا آتما۔ سروانتریامی سرو و یاپک

پرمیشور اجیوتر جیوتی) چمکنے والے لوگوں کا بھی پرکاشک ہے
(سوریہ) وہ سب کے اندر قائم ہوا ہوا پران اور زندگی کا پرکاشک
ہو رہا ہے - ایسے پرماتما کے حکم کی تعمیل کر کے سارے جگت
کے فائدہ کے لئے یہ آہوتی دیتا ہوں -
(۲) جو سب جگت کا آتما پرمیشور ہے وہ سب کی آتماؤں میں پرکاش
وگیان اور سب ودیاؤں کا اُپدیش دیتا ہے - جو سورج اپنے
پرکاش کے ذریعے سب فعلوں کا باعث ہے - جو تمام چیزوں کا اظہار
کرنے والا ہماری آہوتیوں کو مفید بنانے والا ہے -
اُسے یہ آہوتی دیتا ہوں -
۳- صبح کے وقت جب اندھکار کے بادلوں کو پھاڑ کر سورج نکلتا
ہے - تو یہ نظارہ یہ ظہور یہ روشنی کس کی ہوتی ہے؟ سورج کی -
اسلئے یہ ٹھیک کہا ہے کہ سورج پرکاش ہے اور پرکاش
سے پیدا ہوتا ہے -

منتر ۱۱

सूर्यो वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा ॥

(۱) (سوریہ) تجھے پرمیشور (ورچہ) ودیا - وگیان اور

پرکاش کے دینے والا ہے ۔ (جیوتی) جیسے سورج کا پرکاش ایک جگہ پر نہیں رہتا بلکہ سب جگہ پھیلا ہوا ہے ویسے پرمیشور (ورچہ) برہم تیج دینے والی ودیاؤں کا پرچار ہم سے کرنے والا ہو (سب) سوریو ورچہ) سورج جسمانی اور روحانی طاقت کو ظاہر کرنے والا ہے ۔ اور ودّیا کے پرکاش کرنے والے گیان کو بڑھاتا ہے (جیوتر ورچہ) پرکاش سروپ جگدیشور رٹھیک ہون کئے ہوئے پدارتھوں کو اپنے رچے ہوئے پدارتھوں میں اپنی شکتی سے سب طرف پھیلا وے ۔ اور تیج دینے والا ہو ۔ (ج) سوریہ نامی پرمیشور تیج کا دینے والا ۔ جو نور اور جلال مہاتماؤں کے چہرے پر ہوتا ہے وہ (ورچہ) برہم گیان سے پیدا ہوتا ہے ۔ اِس لئے (ورچو واسی ورچو مے دے ہی) ورچس دینے والا ایشور ہمیں ورچس اور تیج یوے ۔

منتر ۱۳

ज्योतिःसूर्यः सूर्यो ज्योतिः स्वाहा ॥

(جیوتی) جو ایشور سوئم پرکاش مے ہے (سوریہ) اور سارے جگت میں پرکاش کرنے والا ہے (سوریہ) اور سکل سبے تیا کا مالک

ہے (جیوتی) پرکاش اور سکھوں کو دینے والا۔ ایسے لاثانی برہم کو خوشی کے لئے ہم ہوم کرتے ہیں۔

(۱) مذکورہ بالا تین منتروں کا آپس میں تعلق

پہلے اور تیسرے منتر کے شبد برابر ہیں۔ مگر سلسلہ میں فرق ہے وجہ یہ کہ جن گنوں کے واچی یہ شبد ہیں۔ وہ پرمیشور کے حقیقی صفات ہیں۔ جتنا بھی زیادہ ان پر غور کیا جاوے اتنا ہی تھوڑا ہے گو کہ ان کی ترتیب سلسلہ وار نہیں مگر یہ معنے خیز ہیں۔ وہ یوں کہ پہلے منتر میں سورج شبد نے دونوں طرف سے جیوتی کو گھیرا ہوا ہے اور تیسرے میں جیوتی نے سورج کو گھیرا یا چھپایا ہوا ہے۔ جب ہم سورج لوک کو دیکھیں تو جیوتی ہی جیوتی دکھائی پڑتی ہے فی الحقیقت سورج پرکاش میں چھپا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ سنسار ہی سنسار دکھائی دیتا ہے۔ سنسار کو ظاہر کرنے والا سورج چھپا ہوا ہے مگر وہ جیوتی کہاں سے پیدا ہوتی ہے؟ سورج یعنے سورج روپی پرماتما سے۔ اس لئے پہلے منتر میں سورج نے جیوتی کو گھیرا ہوا ہے۔ یہی سورج بدھی نتیجہ ہے۔ وہی سب دیوتاؤں کا

داتا ہے ایسا ذکر کر کے دوسرے منتر میں بتایا کہ وہی جیوتی درشن کرا دینے والی ہے۔ پھر تیسرے میں بتایا کہ وہ درشن اپنے دھارن کرنے والے کو چھپا لیتا ہے جیسے مہاتماؤں یا راجوں مہاراجوں کے رعب کو پرجا دیکھتی ہے مگر چہرے کو نہیں دیکھ سکتی ÷

(ب) تینوں کا تعلق یوں بھی بیان کر سکتے ہیں

سوریہ سروپ پرماتما کی جیوتی اُسی میں انترگت یا چھپ جاتی ہے۔ جسے ہم دیکھ نہیں سکتے (منتر ۱) لیکن جب ہم نے یہ محسوس کر لیا کہ وہ پرماتما برہم گیان کے دینے والا اور سورج لوک کو بھی روشن کرنے والا ہے۔ اور اُس کو جاننے کے لئے برہم گیانی ہونا چاہیئے۔ (منتر ۲) تب نتیجہ یہ ہو گا کہ جس روشنی کی تلاش میں ہم لوگ ہیں وہ اپنے آپ کو ظاہر کر دیتی ہے۔ جیسے کہ تیسرے منتر میں جیوتی سورج سے دونوں طرف باہر نکلی ہوئی ہے۔ پیارے ناظرین دیکھ لو کہ کس طرح کا اعلےٰ خیال ان منتروں میں موجود ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ان پر خوب وچار کر کے برہم گیانی بن جاؤ ÷

منتر ۱۳

सजूर्देवेन सवित्रा सजूरुषसेन्द्रवत्या।
जुषाणः सूर्यो वेतु स्वाहा।

(دیوین) پرکاش ڈالنے والی (سوِ ستر ا) برہم بدھی سے (اُشسا
اندرونیتا) خوبصورت رنگ برنگی شفق کے ساتھ (سجوہ) ملا
ہوا (سوریہ) سوریہ لوک (سجو) سب جگہ ایک سا (جوشانا)
سیون کرتا ہوا یا و یاپت ہوکر ہون کئے ہوئے پدارتھوں کو آنند
سے (ویتو) ویش ویشا نتروں میں پہونچانے کے لئے گرہن کرتا

(۱) پو پھٹنے سے پہلے کا وقت برہم مہورت کہاتا ہے - اس میں
بدھی پر بیک برہم کا گیان ہو سکتا ہے - چونکہ سورج نکلنے پر اس
وقت کا آخری لمحہ ہوتا ہے - اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں - کہ برہم
مہورت اور ساوتری کے رہنے کی جگہ سورج ہی ہے -
شت پتھ براہمن کے قول کے مطابق ساوتری کو منتروں میں
رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ برہم بدھی یگیہ کرنے سے مل سکے -
(۲) اوشا آکو اگنی ہوتر کا وقت ظاہر کرنے کے لئے رکھا گیا ہے
اور اندر شبد کو اس لئے رکھا گیا ہے کہ سارے دن اپنشوریہ

ہدایت ہو۔

شام کے وقت ہوی ڈالنے کے چار منتر

१४—अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा। ۱۴

१५ अग्निर्वर्चो ज्योति र्वर्चः स्वाहा। ۱۵

१६ अग्निर्ज्योति ज्योति रग्निः स्वाहा। ۱۶

१७ सजूर्देवेन सवित्रा सजूरात्र्येन्द्रवत्या ۱۷

जुषाणो अग्निर्वेतु स्वाहा।

یہاں پر سورج کی جگہ اگنی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ شام کے وقت سورج کے غروب ہونے پر اگر کوئی چیز روشنی دیتی ہے۔ تو وہ اگنی ہی ہے۔ جس کو انسان اپنی عقل کے مطابق بناتا ہے۔ اگنی کے معنوں کی تشریح پہلے کی گئی ہے۔ اُسے سامنے رکھ کر پہلے چار منتروں کے معنے کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ان چاروں منتروں کے بھی جاننا چاہیئے۔ جو منتر آگے لکھے جاتے ہیں۔ اُن سے صبح و شام دونوں وقت ہون کرنا چاہیئے۔

منتر ۱۸

ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा । इदमग्नये
प्राणाय इदन्नमम ॥

اِس منتر کے شبدوں سے کئی معنے ہو سکتے ہیں جو کہ مختلف مطلب کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) اگنی اور پران کا نام بھُو ہے "میں ان کو ہوی دیکر خوشی بلاتا ہوں۔ وہ سکھ کے دینے والی ہے"

(۲) اگنی سوروپ پرماتما پران ہے ۔ پر میشور پران کا پران بلکہ پران سے بھی پیارا ہے ۔

(۳) یہ آہوتی اُس اگنی کے لئے ہے جو ہمارا پران ہے ۔ جب اگنی جسم میں سے کم ہو جاوے تو پران غائب ہو جاتے ہیں ۔ اسی جب پران نہ ہوں تو اگنی بھی نہیں رہتی ۔ اسی لئے اگنی یا پران کے لئے آہوتی دی جاتی ہے ۔ چونکہ پران سے اگنی پیدا ہوتی ہے ۔ اِس لئے جتنا صاف کیا ہوا ہون سے خوشبودار پران جسم میں پیوست ہوگا ۔ اتنا ہی جسم صحت در رہیگا اسی طرح مذکورہ بالا ترکیب سے پران کا فائدہ اِس منتر سے ظاہر

ہوتا ہے ۔

منتر ۱۹

ओं भुवर्वायवे अपानाय स्वाहा। इदं वायवे ऽपानाय, इदन्न मम।

(۱) ویاہرتیوں میں "بھوواہ" کے معنے "وایو اور اپان" ہیں۔ ان
پھونک دیوتوں کو میں آہوتی دیتا ہوں تاکہ وایو اس ہوتی کو
دھارن کرکے میرے جسم کو صحت ور کرنے کے لئے میرے "اپان"
کو صاف اور سنسار میں پھیلا وے۔ یہ آہوتی اس وایو اور اپان
کی ہے۔ میری نہیں۔

(۲) پیٹ کی خوراک کو جو وایو نیچے لے جاتا ہے اور پیشاب اور
ویرج کو اٹھاتا ہے وہ وایو "اپان" ہے۔ صدہا قسم کی بیماریاں
اس اپان کے صاف نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو دور
کرنے کی پرارتھنا پرمیشور جو روگ ناشک "بھووہ" ہے اس
سے کی جاتی ہے۔

(۳) اگر سواہا کے معنے یہاں پرانا یام وغیرہ کے لئے جاویں
جیسا کہ کئی منتروں میں آئے ہیں تو یہ اچھا سبق بھی اس سے

ملتا ہے کہ جسمانی بیماریوں کی بیماریوں سے دور کرنا چاہئے۔

(۴) وہ سمجھوہ جو وائیو اور اپان ہے ان دونوں کے مانند جو ہمارے جسم میں سے بیماری - پاپ یا بدخیالات دور کرنے کی طاقت دینے والا ہوتا ہے اسے نمسکار ہو۔

منتر ۲۰

ओं स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा । इदमा-
दित्याय व्यानाय इदन्न मम ॥

(۱) ویاہرتیوں میں سواہ" کے معنے سورج اور ویان کے ہیں۔ ان مخصوص دیوتاؤں کو ہماری آہوتی پہونچے۔

(۲) جو پرماتما سورج کی مانند پرکاش کرنے والے جیوؤں کو دھارن کرنے اور پالنے والے ہیں۔ وہ ہمارے ویان کو صاف کریں۔ کیونکہ وہ خود ہی ویان ہیں۔ جیسے جسم میں ویان پھیلا ہوتا ہے۔ ویسے جگت کا سوامی سارے جگت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے میں یہ آہوتی اس پرماتما کے لئے دیتا ہوں

(۳) سُکھ سوروپ پرماتما کو نمسکار ہو۔ ہم اس سورج کو جو ویان کے سمان ہے آہوتی دیتے ہیں جسم میں جیسے ویان رسوں کو سب

انگوں میں سے جاتا ہے اور خون کو گردش دیتا ہے جیسے سورج
بادل بنا کر سنسار کو رس دیتا ہے بنسپتی بناتا ہے۔ سورج کے
ذریعے ہی اگنی ہوتر کے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس
لئے ذکر ان بالا منتر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔

منتر ۲۱

ओं भूर्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः प्राणा-
पानव्यानेभ्यः स्वाहा । इदमग्निवाय्वादित्येभ्यः
प्राणापानव्यानेभ्यः इदन्न मम ॥

پہلے تین منتروں کا ملا ہوا یہ منتر ہے۔

۱۔ سب قسم کی پرورتی، طاقت، عزت اور سکھ حاصل کرنے کا مقصد اس منتر سے ثابت ہوتا ہے اگنی ہوتری اس دنیا میں طاقت، سکھ، عزت اور نیک نامی میں قائم ہوتا ہوا پھر جب آئندہ دیولوک میں رہے اس قسم کی خواہش ظاہر ہوتی ہے۔

۲۔ جسم میں پانچ پران اور پانچ اپ پران ہیں جو دنیا کے جو تین لوک (زمین - انترکش - دیو) تین دنیائیں (رگ - یجر اور

نام ہیں - ان سب کا مالک جو پرماتما ہے جو کہ سنسار اور اس
کے پدارتھوں سے ہی پرکٹ ہوتا ہے - اس ایشور کی تعریف
اور پرستش سب لوگ کریں - اگنی ہوتری اگر ایسا نہیں کرینگے
تو اس کے جسم یا سنسار سے عبث - صحت طاقت روشنی
اور جلال دکھائینگے - اور ان کی دن بدن ترقی ہوگی-
۳ - یہ پرتھوی - اگنی - ہوا - اور سورج آدی پرمیشور یا جیو کے
پدارتھوں کی ملکیت ہے - بہری نہیں ان الفاظ سے جیسا
کہ اوپر کہہ آئے ہیں - بڑی اپار شکتی بڑھتی ہے اس وجہ
سے سوچ وچار کر یہ لفظ بولے جانے چاہئیں-

منتر ۲۴

ओं आपोज्योतिरसोऽमृतंब्रह्मभूर्भुवःस्वरोंस्वाहा

مذکورہ بالا نام پرمیشور کے ہیں - جن میں سے کچھ ناموں کی تشریح
کی جا چکی ہے - باقی ناموں کے مختصراً معنے لکھے جاتے ہیں (۱) آپ ا
یہ نام پرماتما کا ہے جو اس وید کے منتر سے ثابت ہے-

तदेवाग्निस्तदादित्यस्तद्वायुस्तदु चन्द्रमाः ।
तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म ता आपः स प्रजापतिः ॥

(آپہ) پانی کی مانند سب جگہ موجود اور شانتی کے دینے والا پربھو
آپہ ہے (رُدر) جو پربھو پرمیشور روپ ہو کر دُشٹوں کو سزا دینے
والا ہے ایک چیز رس روپ ہو کر موجود ہے۔ جو جگت کا رس
سنے آدھار اور روگ ناشک پرمیشور ہے۔ اُسے رس کہتے ہیں۔
(امرتم) جو اجر۔ امر۔ اوناشی۔ شاشوت۔ پران۔
(آدی)۔ اکھشر۔ اجنما۔ نت۔ شدھ۔ بدھ سوروپ
اننت۔ دھرو۔ اولو۔ پرماتما ہے۔ ہم راج جس پرمیشور
کا ایک ہی خادم ہے۔ اور جو سوامی اپنے سیوکوں کو مکتی دینے والا
ہے۔ وہ پربھو امرت کہاتا ہے۔ (برہم) (ورہی ورہی ورودھو)
اس دھاتو سے برہم شبد شدھ ہوتا ہے۔ جو سب کے اوپر براجمان
سب سے بڑا اننت بل والا پرماتما ہے۔ اُسے برہم نام سے یاد کرتے
ہیں۔ ایسے شدھ گن والے پرمیشور کو آہوتی دیتے ہیں۔ وہ اسے
قبول کریں ۔

منتر ۲۳

ओं यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते ।
तया मामद्य मेधयाऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥

(یام) جس (میدھا) انیک گرنتھوں کے دھارن کرنے کی طاقت والی۔ فوراً باتوں کو حاصل کرنے والی۔ نیک و بد کا مکمل وچار کرنے والی عقل کو (دیوگناہ) دیولوگ اور (پترشچہ) پتر لوگ (اُپاستے) دھارن کرتے ہیں (تیا میدھا) اُس ساتوک بدھی سے (ما مدیہ) مجھکو آج (اگنے) پرکاش وانا پرماتمن۔ (میدھاوِنم) میدھا یکت (کُرو) کریئے۔

میدھا۔ میدھا اور بدھی میں یہ فرق ہے کہ بدھی ساتوک۔ رجسک اور تامسک ہو سکتی ہے مگر میدھا صرف ساتوکی بدھی کو ہی کہتے ہیں پتروں اور دیوتاؤں کی ایسی بدھی ہوتی ہے۔ دیوگناہ۔ دیو شبد دِوُ مصدر سے بنا ہے جس کے معنے یہ ہیں۔

"क्रीडा विजिगीषा व्यवहार द्युति स्तुति
मोदमद् स्वप्न कान्ति गतिषु"

دیوگن اُن مہاشیوں۔ مہاتماؤں اور سجنوں کو کہتے ہیں (کریڑا) جو اپنے کاموں میں آنند پوروک انہیں کھیل کر بوجھ سمجھ کر ہمیشہ لگے رہیں۔ (وِجگیشا) جو لوگ ہر جانداروں کو اپنے آتما کی

طرح دیکھتے ہوئے

यस्तु सर्वाणि भूतानि आत्मन्येवानुपश्यति ।

پرمیشور کے خواہشمند ہوں (ودو ہار) جو انسان دوسرے بزرگ
وعمدہ شخصوں کو کاموں کے کرنے کے طریقہ سکھاتے ہیں (ودوتی)
جو جسمانی قوی۔ اور روحانی طاقتوں والے ہونے کے کارن سادھو
مہاتما۔ دھرماتما۔ جتندری۔ یوگی۔مُنی۔تپسوی کہلاتے
ہیں۔علم اور یوگ کی روشنی سے منوّر ہوتے ہیں اور خصوصاً

गुहा हितं गह्वरेष्ठं पुराणम्

جن کے دلوں کی گپھائیں چھپی ہوئی پرماتما رہتا ہوا ان کے سارے
جسم کو منور اور روشن کرتا ہے۔ (سشتی) مذکورہ بالا طریقوں
سے جو ودوان پرم جتندری اور دھیر پرش ہوں وہ ہی تعریف
کے مستحق ہوتے ہیں (ہود) وہ انسان نہ صرف خود آپ خوش
رہتے ہیں بلکہ اپنے نیک اعمال۔ فعل اور خیالات سے دوسروں
کو بھی ویسا ہی خوش کرتے ہیں۔ (وہ۔) یہ انسان گیان سے
تربیت۔ ترکھ۔ موہ۔ آہنکار۔ راگ۔ دویش وغیرہ رشتوں
سے الگ۔ شانتی ہوئے۔ نشکام بھاو یا صرف مقدس اچھاؤں کو

کرنے والا - بہادر تینوں کال میں پرمیشر کے سچے پریم میں مست
رہتے ہیں (بھگتی) جو لوگ برہم نشٹھ ہونے کے کارن کو جانتے
لائق ہیں - جو جگت رکھشک اور پالک ہیں - اور جنہیں سنساری
لوگ بڑی کوشش سے ڈھونڈھتے ہیں - ایسے - نشکام
کرموں کے کرنے والے - پروپکاری - ودیا کی شانتی
سے روشن تیجسوی - شکتی اور پراپتی کے لائق
آنند مئے - آنند اور ایشور پریم میں مست پرشوں
کو دیکھتے ہیں جو شُدھ پوتر نِرلیپ بدھی
کو اپنے مہاتماجن دھارن کرتے ہیں - آسی سیدھا
سے گیان سوروپ - ہنکاری - پرم پتا - پرماتما ہمیں
کبھی سو شوبھت کریں - ایسی پرارتھنا پرجاجن کی
گئی ہے ۔

وودان - سداچاری دیوؤں کے گنوں کو دھارن
کرنے سے ہی انسان اپنا کلیان کر سکتا ہے - ورنہ نہیں
یہ ہم ہر روز کے تجربہ سے دیکھتے ہیں - اور یہ بات اُپنشد
کاروں نے بار بار بتائی ہے - جیسے

उत्तिष्ठत जाग्रत प्राप्य वरान् निबोधत । क्षुरस्य धारा निशिता दुरत्यया दुर्गम् पथस्तत् कवयो वदन्ति

اُٹھو جاگو۔ سریشٹھوں کو پراپت کر (آتما کو) جانو۔ جنم جنمانتر ہی سوتے آئے۔ اِس جنم میں بھی کُنبھ کرن کی طرح اوِدیا روپی گھور نیند میں خوب سو رہے ہو۔ اٹھو جاگو۔ اور کشتری برہم ودیا سرو اُتّم آچاریہ کی شرن لو جو کہ تم کو سوکشم اور کٹھن گیان روپی مارگ دکھاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح چھرے کی دھار بہت تیز ہوتی ہے اور دُکھ سے بھی اس پر چلنا مشکل ہے ویسے گیان مارگ پر چلنا گیان والی۔ میدھاوی۔ وید ودیا۔ شانت آتما سوکشم بُدھی آچاریہ لوگ مشکل کہتے ہیں۔

اِس وید کے حکم کو یا روزمرہ کے تجربہ کو لوگ عموماً بھول جاتے ہیں۔ جس کے باعث وہ گرتے جا رہے ہیں۔ اگر اگنی ہوتر کرتے ہوئے وہ شُدھ بُدھی۔ برہم پراپتی۔ آتم گیانی۔ پوتر آچاریوں کو پراپت ہوں۔ تو کتنا سُکھ اور آنند حاصل ہو سکتا ہے۔

دیو شبد کی تشریح ختم ہو جانے پر پتر شبد کے مختصر طور پر

معنے بنائے جاتے ہیں۔ شت پتھ براہمن میں پتروں کے انسانوں کو کہا ہے۔

ओं सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम्।
अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्यन्ताम्।
बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम्।
सोमपाः पितरस्तृप्यन्ताम्

سوم سد پتر وہ شخص ہے۔ جو دونوں جہان کے علوم سے واقف ہو۔ خصوصاً جو مہاشے سائنس کیمسٹری۔ جاگرفی نجوم۔ ڈاکٹری۔ اور نباتاتی علم کو جاننے والے ہوں جیسے سشرت۔ چرک۔ کناد۔ گوتم وغیرہ۔
اگنی شواتا۔ جو گرمی اور بجلی کے جاننے والے اور ان کے اصولوں کے عامل ہوں۔ بجلی اور بھاپ نے اس دنیا میں جو عجیب وغریب انقلاب کئے ہیں۔ وہ اُن پتروں کے ذریعے ہوئے ہیں جنہوں نے پروپکار کے واسطے صدہا تکلیف اُٹھا کر عجیب ایجادیں کی ہیں۔ پرماتما کرپا کریں کہ ہم ایسی لیاقت رکھنے والے پتر بن سکیں۔

ورہی شُد - جو لوگ علم کی ترقی میں کوشاں ہوں وہ وِرہی شُد کہلاتے ہیں
جیسے - وشوامتر - یاگیہ ولک - سنت کمار - بدھ - ویاس وغیرہ ہوئے -
سوم پا - جو ایشور بھگت تندرست اور دوسروں کی بیماریوں
کے دور کرنے میں مشغول ہوں - جیسے دھنونتری - وا گ
بھٹ شُشرت - چرک ہوئے -
ہوربھج - اور آجیپا جو الس کے بغیر ساتوِک بھوجن کرنے
والے مہا پُرش ہیں - آج کل اس قسم کے نیک اور مرتاض اشخاص
انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں - اور چونکہ ہر ایک زمانہ میں ملیچھ
قوم رہتی ہے - اِس لئے ساتوِک بُدھی کا مانگنا بڑا ضروری
ہے - ایسے باہمت لوگوں کو پتر کا درجہ دینا کوئی نامناسب نہیں
ہے - بھگوت گیتا میں ساتوِک خوراک کی تعریف یوں کی گئی ہے -

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्द्धनाः ।
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्विक प्रियाः ॥

جو عمر - ہشیاری - طاقت - صحت - آرام اور محبت کے بڑھانے
والی ہو - دودھ میٹھے رس والی - تر - دیرپا - حوصلہ بڑھانے
والی خوراک ساتوِک لوگوں کو پیاری لگتی ہے -

سو کالبین جن لوگوں کا وقت فضول ضائع نہیں ہوتا بلکہ تا
حیات جن کا وقت نیک خیالات - نیک اعمال کے حاصل
کرنے یا کرانے اور پاک الفاظ کے سننے اور سنانے میں خرچ
ہوتا ہے وہ بھی پتر کہلاتے ہیں -

یم - جو شخص بے رو رعایت اور نڈر ہو کر بدوں کو سزا دینے والا
اور نیک لوگوں کی حفاظت اور پرورش کرنے والا ہو -

پیری پرائی چہ ساوھو نام بناشائے چہ دشٹ کرتام
سری کرشن یوگی راج کی طرح جن کا وقت خرچ ہو

मन्युरसि मन्यु मयि धेहि ।

"جو شخص وید کے احکام کے مطابق اپنا عمل کرنے والے ہوں
وہ پتر کہلاتے ہیں -

ان کے علاوہ والد - دادا - پڑدادا - نانا - نانی - دادی - بڑا
بھائی - بہن - گورو - اچاریہ - بھی پتر ہیں اور ان کی اچھی
باتوں کو حاصل کرنا بھی ضروری ہے -

यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि
नो इतराणि । यान्यस्माकं सुचरितानि तानि

स्वयोपास्यानि नो इतराणि ।

اِس رچا کی عجیب وغریب بناوٹ دیکھو۔

پرماتما کا وہاں وشیش گن واچک نام اگنی رکھا ہے۔ نہ کہ وایو بشنو برہسپتی۔ اس زمین کی سب قوموں نے ہمیشہ اودیا کا سا تھ اندھکار سے اور وگیان کا جیوتی سے بتایا ہے۔ خود وید بھگوان کہتے ہیں۔

[illegible]ः प्रविशन्ति यऽविद्यामुपासते

ہم میدھا نامی پرکاش یکت بدھی کی التجا پرمیشور سے کرتے ہیں۔ اِس لئے اس کے پرکاش سوروپ پر اگر وچار کریں۔ تو وہ بدھی مل سکتی ہے۔ اور جس طرح روشنی سے خواہشمند ہونے پر آنکھوں کو کھولنا چاہئے نہ کہ کان کھڑے کرنے چاہئے۔ ویسے

اس رچا میں پرماتما کے سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ شانتی۔ منگل اور سکھ سوروپ پر وچار کرنے سے خاص فائدہ ہوتا۔ اگنی سوروپ پر دھیان دینے سے پرکاش پراپتی ہو سکتی ہے خاصکر جب پرکاش سوروپ پرماتما پتا ہوں تو وہ پتا کی طرح دیالو۔ ہت کاری ہو کر اپنے نیک اولادوں کو میدھا کا دان دینگے۔

اس قسم کا خیال اس منتر میں ہے -

منتر ۲۴

ओं अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं
तन्मे राध्यताम् । इदमहमनृतात्सत्यमुपैमि
स्वाहा ॥ इदमग्नये इदन्नमम ॥ ओं वायो
व्रतपते स्वाहा ॥ इदम् वायवे-इदन्न मम ॥२५॥
ओं सूर्य व्रतपते...स्वाहा ॥ इदं सूर्याय
इदन्न मम ॥२६॥ ओं चन्द्र व्रतपते...स्वाहा ।
इदं चन्द्राय इदन्न मम ॥२७॥ ओं व्रतानां व्रतपते
स्वाहा ॥ इदमिन्द्राय व्रतपतये-इदन्न मम ॥२८॥

اگنے ہے ست اُپدیش کے پرکاش کرتا جیوتی سروپ پربھو -
برت پتے آپ ست بھاشن آدی دھرموں کے پالن کرنیوالے
ہیں (برتن چریشیامی) میں برت دھارن کئے ہوئے ہوں-

جو لفظ پہلے منتر میں برت پتے سے آگے ہیں وہ سب بول کر منتر کے خاتمہ پر آہوتی دینی چاہئے-

آپ کے چرن کملوں میں برت دھارن کرنے والے کے سوروپ میں حاضر ہوتا ہوں۔ پتا۔ روپ سے آپ نے مجھ پر جو کرپا کرنی ہو اس سے کرتارتھ کریئے۔ وہ برت کیسا ہے؟ اس طرح

(اِنرتات) جھوٹھ کرم۔ وچارا ور بولنا کا ترک (اہم) میں (ستیم) ست دھرم یُکت وچار۔ بیوہار۔ بولنے کا (اوپیمی) انشٹھان کرتا ہوں یعنے ست کو اچھی طرح امتحان کرکے اس کے اختیار کرنے میں کبھی دیر نہ کروں گا۔ اور کبھی بھی لوک لجا سے میں جھوٹھ کے عمل میں نہ پھنسوں گا۔ (تچھکیہم) اپنی ذمہ واری کو سمجھتا ہوا ست برت کو کوشش سے پالن کرنے کی طاقت کو حاصل کروں گا۔ (تنمے رادھییا ام) لیکن ہے بل داتا پربھو۔ آپ ہی مجھ پر کرپا کرکے اس برت کو اچھی طرح سے ثابت کرائیے۔

مذکورہ بالا پانچ منتر اعلے درجہ کے معنے خیز ہیں۔ اس میں برت دھارن کرنے اور سچ بولنے کی طاقت پرماتما سے مانگی ہے۔ روزہ رکھنے اور خوراک میں کسی چیز کا کھانا چھوڑنے سے ہی مکتی نہیں ہوتی۔ بلکہ سچ کے اختیار کرنے اور دھرم پر عامل ہونے سے نجات کا ملنا ممکن ہو سکتا ہے۔

ان کرموں کے کرنے میں صدہا قسم کی تکالیف ہوتی ہیں۔
انسان ان دکھوں کو نہ برداشت کرکے بلکہ خوف زدہ ہوکر اور
حوصلہ چھوڑ کر کمزور بن کر اپنے خیالات میں گر جاتا ہے۔ ایک بار
اپنے ارادہ سے گرنے کے باعث اس کے اختیار کی طاقت شکست
ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بار توڑنے کا حوصلہ ہو جاتا ہے۔ جس کا
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی بھی ارادہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ مگر
ارادہ کے توڑنے کا خیال جیوں ہی پیدا ہوا اگر اس وقت پرکاش
سروپ وایو کے مانند سب جگہ حاضر و ناظر سروانتریامی
آدتیہ کے مانند جیووں کو دیکھنے کے لئے آنکھ دینے
والے۔ چراچر کے آتما۔ اناج وغیرہ سے جانداروں
کی پرورش کرنے والے۔ چندرماں کی طرح جہالت
کی رات میں گمراہوں کو راہ دکھانے والے اور بادلوں
کی مانند عہد کرنے والے پرماتما کا دھیان آجاوے
تو کبھی بھی اس کو ارادے یا عہد کو توڑنے کا حوصلہ نہ ہو
جب پرمیشور کی ہستی کا خیال اور دنیاوی حیا من میں نہیں
ہوتی تب ہی پاپ کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے۔ مگر جب ہم یقینی طور پر

اپنے مالک (سہسر شیرشا پُرشا سہسر آکھشا) صدہا آنکھوں والا۔ (تدّ دورے تدوِنت کے) سب کے اندر اور باہر موجود ہونے والے (اُنگشٹ ماترا پُروشو مدّھیہ آتمنی تشٹھتی) اور دل میں انگشٹ ماتر ہوکر نواس کرنے والے جاننے لگیں۔ تو کیسے پاپ کر سکتے ہیں۔ جب آپ راجاؤں کے راجہ۔ ایشوروں کو بھی سزا کے عمل دینے والے۔ عادل۔ شاہنشاہ ہمارے اعمال کو دیکھ رہے ہوں تو بُرے کام کون کر سکتا ہے۔ یہ سترو گیان والا راجہ سب جگہ حاضر و ناظر سب جگہ موجود اور انصاف کرنے والا ہے۔ وہ کسی سے رشوت نہیں لیتا اور نہ ہی کسی کی طرفداری کرتا ہے۔

اے آریہ نرناریو۔ مذکورہ بالا پانچ منتروں میں پرماتما کے ان صفات پر زور دیا گیا ہے۔ ایسے پرمیشور کا توف کرتے ہوئے نیک عہد اختیار کرو۔ اور صبح و شام اپنے عہد کو قایم رکھنے کی طاقت اُس دیالو پتا سے مانگو۔ بے شک آپ ہی آہستہ آہستہ طاقت بڑھتی جاویگی۔ اگر مغربی قوموں کی ترقی یا کامیابی کا اور بھارت واسیوں کی موجودہ تنزلی کا باعث ایک لفظ میں دریافت کرنا چاہتے ہو تو

وہ یہ ہے کہ مغرب والوں کا باقاعدہ کام کرنا اور گرے
ہوئے آریوں کا بے قاعدگی میں مست رہنا ہے۔
اس لئے جس دھرم اور ترقی کے خواہشمند آریہ لوگو ویدکے حکم کے
مطابق جب تم لوگ عہد کروگے یا باقاعدہ ہوگے تب ہی تمہارا
کلیان ہوگا ورنہ نہیں۔

منتر ۲۵

ओं विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव
यद्भद्रं तन्न आसुव स्वाहा ॥

(دیو) ہے سب سکھوں کے دینے والے دیو (سوی تا) پورن
جگت کے پیدا کرنے والے (وِشوانی دُریتانی) سب دکھ
دینے والے واقعات کو (پرآسوو) ہم سے پرے رکھئے (یت)
جو واقعات (نہ) ہمارے لئے (بھدرم) کلیان کاری۔ نیک
سکھ دینے والے ہوں۔ (تت) وہ (آسُوو) ہمارے
پاس لائے (سواہا) اہو۔ کیسی خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے کرپا
ساگر پتا نے اس پرارتھنا کو قبول کرلیا۔

مطلب ۔ اس منتر سے پہلے جو جو پرارتھنا پرماتما سے کرنی تھی۔

وہ کر چکے ہیں۔ مگر ہم انسان کم عقل کم ہیں اور اپنے نیک و بد کو
اچھی طرح نہ جاننے والے بلکہ جلد ہی حاصل ہونے والی اور
فوراً شکھ کے دینے والی چیزوں کو تلاش کرنے والے ہیں۔
حقیقت بھلا کس چیز میں ہے؟ اس بات کا کم گیان ہے۔
لیکن پرماتما سوامی تا پتا ہیں وہی بندھو جنی تا اور وہی بدھا
ہیں۔ اُسی پر وشواس کرنا چاہئے کہ جو ہماری ہتکاری منگل
کاری چیزیں ہونگی وہ خود اپنے پتروں کو پردان کریں گے۔
ہمیں چیزوں کے نام لیکر مانگنے کی ضرورت نہیں بلکہ پورا اعتقاد
اور کامل بھروسہ ہو کہ

What-ever He gives He gives the best

جو کچھ پربھو دیتے ہیں وہ سکھ کارتی ہوتا ہے۔ ایسا جان کر
ہمیں صابر رہنا چاہئے۔ اور اُسی بھروسے سوامی شبد
کہہ کر گد گد خوش ہونا چاہئے یعنے بے غرض خیال سے عمل کرتے
ہوئے نتیجہ کی پرواہ نہ پرماتما کی مرضی پر چھوڑ کر زندگی گذارنی
چاہئے۔

منتر ۲۶

ओं अग्ने नय सुपथा राये ऽअस्मान्विश्वानि
देव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठान्ते नम
उक्ति विधेम स्वाहा ।

اگنے ہے اگنی سوروپ ۔ جیوتی مئے پرمیشور! (دیو)
ہر دیوں میں پرکاش کرنے والے ۔ اور شدھ عقل کے داتا
شبھ کرموں میں اپنے اُپاسکوں کو لگانے والے (نئے سوپتھا)
ہمیں سکھدایک راستے سے لیجائیے ۔ شبھ کرموں کے کرنے کی
بھی ہمیں طاقت دیجئے (رائے) تاکہ ہم عالمگیر راج کے
مالک سب سکھوں کو بھوگنے والے ۔ ہے جاودولت
والے سب ایشوریہ کے دھارن کرنے والے ہوں
اور سب پرگیان و وگیان کو حاصل کرسکیں۔
(وشوانی ویونانی) آپ ہمارے سب کاموں کو (ودوان)
جاننے والے ہیں ۔ اس لئے ہم بُرے کام کرکے آپ سے چھپ
نہیں سکتے ۔ (یویودھی) ناش کیجئے ۔ (اسمت) ہمارے
(جہورانت) کٹل (اینوہ اینیم) پاپ آچرن کو (بھوئشٹھام)

آنند پوروک پریم بھری انیک انیک بارم بار (تے) آپ سوامی کی (نمہ) پرارتھنا نمسکار پوجا (اُکتم) اُستتی (ودھیم) کریں (سوا تا) ست کلیانی ویدبانی کے ذریعہ۔

مطلب ۔ جس طرح پہلے منتر میں کہا گیا تھا "دُرتانی پر آسوو" دُکھوں۔ حادثات اور مصیبتوں کو دور کیجئے ویسے اس منتر میں پرارتھنا ہے کہ سروانتریامی ہوکر پرمیشور ہمارے سب وچاروں خواہشوں اور عملوں کو دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ آپ خوب جانتے ہیں کہ ہمارے کھوٹے بڑے کام کون سے ہیں۔ ہمیں تو پورا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ آپ ہی اُنہیں بھسم کریں۔ یہ بھی مطلب ہے کہ جو پرارتھنائیں اور عمل ہم نے کرنے تھے۔ کر چکے اور کرتے رہینگے۔ مگر جب ہم اس جسم کو چھوڑیں تو نیاء کاری۔ دیالو۔ پرماتما شبھ یونیوں میں لے جاویں اور اگر ہم مکتی کے حقدار رہوں تو ہمیں دیو مارگ پر لے جاویں۔

منتر ۲۷

ओं भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो ।
देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात्स्वाहा ॥

بھور بھوہ سوہ کی تشریح پہلے کی جا چکی ہے۔
(سوتو) جو پرماتما سب جگت کے پیدا کرنے والا اور سب
ایشوریہ کا داتا ہے (دیوسیہ) جو دِویہ سوروپ سُکھ داتا
جس کی پراپتی کی خواہش سب لوگ کرتے ہیں۔ ایسے پوجیہ پاد پربھو کو
جو ساتھ ہی (ورینیم) سویکار کرنے یوگیہ۔ اتی سریشٹھ
ہے۔ (بھرگو) جو تیج کا داتا۔ شُدھ سوروپ۔
اور پتروں کو پوترتا دینے والا ہے۔ ایسے ایش کی (دھیمہی)
ستتی کریں۔ اس کا دھیان و دھارن کریں۔
(یو) وہ دیالو دیو (نہ) ہماری بُدھیوں کو (پرچودیات)
بُرے کاموں سے چھوڑا کر اچھے کاموں میں پرورت کریں۔
یہ گایتری ساوتری یا گرو منتر ہے۔ بُدھی ہی انسان کو حیوانوں
سے علیحدہ کرتی ہے۔ شائستوں کو جاہلوں سے تمیز کرتی ہے۔
اور اسی مہیما کے ذریعے مرد و عورت پرمیشور کے بنائے
اس سنسار کو اچھی طرح جانتے ہوئے پرمیشور کو محسوس
کر سکتے ہیں اور پھر اس کے پرم دھام کو حاصل کر سکتے
ہیں۔ اِس لئے بدھی کا مانگنا نہایت ضروری ہے۔

یاَم ہَیدھام والے منتر میں اس کی مفصل تشریح
کی گئی ہے ۔

منتر ۳۲

ओं नमः शम्भवाय च मयोभवाय च नमः-
शंकराय च मयस्कराय च नमः शिवाय च शिव-
तराय च स्वाहा ॥

(شمبھوائے) سکھ سروپ سکھ دایک پرماتما کے لئے (نمہ) نمسکار ہو ۔ اور (میوبھوائے چ) ست سکھ۔ مکتی کے بھنڈو پربھو کو نمسکار ہو (شنکرائے چ) کلیان کرنے والے (میسکرائے چ) سب پرانیوں کو سکھ پہنچانے والے آنند سوروپ برہم کو نمسکار ہو (شوائے چ) منگل کاری اور (شوترائے چ) اتیشٹ منگل سوروپ شانتی پرداتا سوامی کو (نمہ) بارم بار بڑی عاجزی کے ساتھ نمسکار ہو ۔

ہر ایک جاندار آرام خوشی خیر بہتری منگل اور آنند کی خواہش ہمیشہ کرتا ہے ۔ مگر یہ نیک عملوں سے حاصل ہو سکتے ہیں ۔ انکی ہونتری آہوتیاں دیکر ایک نیک کام ختم کرنے والا ہے ۔ وہ سکھ

اور امن کا خواہشمند ہے۔ اس لئے کلیان ئدھی سکھ سا گر
منگل مئے۔ کشل بھنڈار۔ پرماتما کا سوروپ سامنے
لانا چاہئے۔ شدھ۔ اور مضبوط ارادہ ہی کامیاب ہو سکتا ہے جو
ہمیشہ کرنا چاہئے۔

منتر ۳۳

ओं पूर्णमदः पूर्णमिदं पूर्णात्पूर्णमुदच्यते ।
पूर्णस्य पूर्णमादाय पूर्णमेवावशिष्यते ।

پورنم (اوہ) وہ اکھنڈ۔ نردوش۔ پاپ ورِدھ۔ شاکر
شدھ سمپورن برہم (اوہ) ادرشیہ۔ نروکار۔
نراکار۔ اشبد۔ اسپرش۔ ارس۔ اگندھ۔ اروپ
اگوتر۔ اورن۔ اچکشو۔ اپانی پاؤ۔ سوکھشم۔ اکھنڈ
اگراھیہ ہے (پورن اِدم) یہی برہم سنسار کا کرتا۔ دھرتا
ہرتا ہونے سے کارن روپ سے کاریہ میں درشٹی گوچر ہو رہا
ہے۔ (پورنات) اپروکت پورن برہم سے (پورنم)
پورن آنند (اُدچیتے) یوگی لوگ پراپت کرتے ہیں۔ پرماتما
کے سوروپ کو۔ صاف طور پر انوبھو کرکے پورن آنند سے

اچھادت ہوجاتے ہیں ۔

(پورنیہ) پورن پرمیشور کے پورن آنند کو لے کر اس بھنڈار میں کمی کبھی نہیں آتی ۔ بلکہ باقی بھی پورنانند رہ جاتا ہے تالاب میں سے آدھا جل نکال لیا جاوے تو باقی آدھا رہ جاویگا ۔ ویسے ہی یہ خیال ہوسکتا تھا کہ پوران آنند ایک یوگی راج نے لے لیا باقی کچھ نہیں رہے گا ۔ مگر اس میں تشبیہ کیا ہے کہ آنند اول اور اپار ہے ۔ اس میں کمی نہیں ہوسکتی ۔ ہر ایک انسان نیک عمل ۔ گیان ۔ دھرم یوگابھیاس کرکے آنند پراپت کر سکتا ہے ۔ اور اننت آنند [illegible] پربرہم کے آنند میں کمی نہیں آسکتی ۔ اس لئے ہر ایک شخص کو سچدانند کی پراپتی کی التجا اس سچدانند سے کرنی چاہئے ۔

ओं सर्वं वै पूर्णं स्वाहा ।

اس منتر کو کھڑے ہو کر تین بار پڑھ کر تین آہوتیاں دینی چاہئے پہلے منتروں سے ہون کرکے جو سامگری اور گھی بچے اس سارے کو تین حصوں میں کرکے آگ میں ڈالنا چاہئے جب

انسان اپنا سب کچھ دان کرتا ہے تو اس میں بڑی فراخدلی
ہوتی ہے یہاں بھی دوسرے جانداروں کے فائدے
کے لئے اپنا سب کچھ دان کریں۔ ایسا سبق ہمیں
دن رات ملتا ہے۔ کھڑے ہو کر آہوتی ڈالنا ضروری
ہے۔ کیونکہ ایک تو ہم یگیہ کا اس عمل سے سمان کرتے ہیں
اور دوسرا سب کچھ دینے کے وقت ایسی بنتی کرنی ضروری
معلوم ہوتی ہے۔

منتر ۱۴

ॐ द्यौः शान्तिरन्तरिक्षं शान्तिः पृथिवी
शान्तिरापः शान्तिरोषधयः शान्तिः। वनस्पतयः
शान्तिर्विश्वेदेवाः शान्तिर्ब्रह्म शान्तिः सर्वं
शान्तिः शान्तिरेव शान्तिः सा मा शान्तिरेधि॥

(دیو شانتی) سورج۔ چندرما۔ نکشتر۔ تارا گن وغیرہ سب
دیو لوک شانتی کارک ہوں۔

(انترکھش شانتی) پرتھوی اور دیو لوک کے بیچ میں آکاش
اور اس کا منڈل شانتی کارک ہوں (پرتھوی شانتی)

بھومی اپنے سب پدارتھوں سمیت سکھ کاری ہووے۔
(آپہ شانتی) برشا کا پانی اور پرتھوی کے سمندر۔ ندی
وغیرہ باشاریرک پران شانتی دینے والے ہوں۔
(اوشدھیہ شانتی) سوم لتا وغیرہ اوشدھیاں سکھ کے
دینے والی ہوں (ونسپتیہ شانتی) بڑ۔ درخت وغیرہ
بنسپتی کلیان کاری ہوں۔ اناج وغیرہ بکثرت ہوں تاکہ
قحط اور بدامنی نہ پھیلے۔ (وشوے دیوا شانتی)
سب ودوان لوگ یا سب اندریاں فساد کے دور کرنے والے
اور منگل کاری ہوں (برہم شانتی) جیو آتما اور وید
سکھ دینے والا ہو (سروم شانتی) اس جگت کی
سب چیزیں شانتی دایک ہوں (شانتی ریو) اے!
شانتی ہو (شانتی) شانتی (ما) میرے لئے (ایدھی)
پراپت ہوگئی (سا) وہ (شانتی) دوسرے لوگوں
کو بھی شانتی نصیب ہو۔ اس طرح شانتی پاٹھ
کرکے ہون کا عمل ختم کرنا چاہیے۔ اور اس
امر کا مضبوط ارادہ کریں کہ سارے دن اور

راٹ منگل - آنند - سکھ - خوشی ہمارے دلوں
میں رہے - اور دھرم سے زندگی گذارتے ہوئے -
جنم - مرن - بڑھاپا - عاجزی - غلامی - مفلسی
کے دکھوں سے پار ہو مکتی دھام کو حاصل کریں

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

خاص تازہ اور قابل دید کتب

(۱) میری زندگی کے تجربات از مصنفہ مہاتما منشی رام جی گورو
کل کانگڑی یہ ایک دلچسپ اور سبق آموز تصنیف ہے۔
مصنف کی مشہور شخصیت اسکی خرید کے لئے کافی سفارش ہے قیمت فی جلد ۸/

(۲) برہمچریہ آشرم — یہ نہایت صحیح طور پر اصلی اور کامل انسانی ترقی
کا راستہ بتاتی ہے۔ برہمچریہ کے فوائد اور طریق - نیز اصلی طریق
تعلیم پر بھی شرح بحث کی گئی ہے۔ موجودہ مغربی تہذیب کے عبرتناک
واقعات و حالات مختلف کتب انگریزی کے اقتباسات سے دئیے ہیں۔
تمام ہندو مذہبی اور اخلاقی اخبارات نے بزور سفارش کی ہے کہ ہر ایک
گھر میں [illegible] پانچ نسخے [illegible] فی جلد ۸/

(۳) برہمچریہ آشرم کا انگریزی ترجمہ بڑھیا کاغذ پر نہایت عمدہ چھپا ہوا
ہے۔ قیمت [illegible] بہت کم رکھی گئی ہے صرف ۱۰/

(۴) بالمیکی رامائن آریہ بھاشا مصنفہ شریمان پنڈت آریہ منی جی
آریہ سماجیوں کو [illegible] کرنے والی - بالمیکی جی کی اصلی [illegible]

الذکول تصنیف یعنی مہاراجہ رام چندر جی کی سوانح عمری کا آریہ بھاشا میں ترجمہ ایک قابل دید کتاب ہے۔ دوسرے حصے کا دیباچہ نہایت ہی مفید اور دلچسپ ہے۔ کل دو حصے قیمت فی حصہ ۱۱؍ روپے

۵ - اگنی ہوترو یا کھیا ہندی مصنفہ شریمان پروفیسر بالکرشن جی ایم اے اس میں اس مضمون پر واضح طور پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴؍ اس کتاب کا ایک دو ماہ میں ہی دو ہزار کا ایڈیشن ختم ہو چلا ہے جلد خرید لیجئے۔

۶ - اگنی ہوترو یا کھیا اردو - بھارت لٹریچر کمپنی نے کتاب کا حق تصنیف خرید کرا سے اردو میں بھی چھپوا لیا ہے قیمت صرف ۴؍

۷ - آریہ جنتری و ڈائرکٹری ۱۹۱۲ء اسکی خوبیاں محتاج بیان نہیں۔ قیمت صرف ۶؍

۸ - آریہ ڈائری - انگریزی والوں کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے اور ہندی جاننے والوں کے لئے بھی - اس میں ڈائری کے علاوہ اور بہت سی مفید باتیں درج ہیں - قیمت

۹ - بھارت آریہ جنتری و ڈائرکٹری بابت ۱۹۱۳ء اردو و ہندی میں دس ہزار چھپیگی - یہ نہایت دلچسپ اور قابل دید ہوگی

قیمت اڑھائی سو صفحہ کی صرف ۲/ رہیگی پیشگی بھیجنے والوں سے ۱۲/ علاوہ محصولڈاک ۔ سو یا زیادہ جلد کے لئے ۳/ فی جلد ۔

(۱۰) آریہ ڈائری ۱۹۱۳ء کی بمبی کمپنی کی طرف سے چھپے گی مختلف نمونے ہونگے قیمت ۲/ سے ۱۲/ تک ۔

(۱۱) فاؤنٹین ہیڈ آف ریلیجن مصنفہ شریمان گنگا پرشاد جی ایم اے ۔ انگریزی میں ویدک دھرم کا ہونتو بتانے والی ایک لاثانی کتاب ہے دوسرا ایڈیشن حال ہی میں نکلا ہے قیمت فی جلد ۱۲/ ۔

(۱۲) کیسٹ سسٹم ( ) بھی ایسی قسم کی نرالی کتاب ہے اور شریمان گنگا پرشاد جی ایم اے کی تصنیف میں ہے قیمت فی جلد ۶/ ۔

(۱۳) چشمہ ہدایت ۔ اُردو دان پبلک کے لئے فاؤنٹین ہیڈ آف ریلیجن کا ترجمہ نہایت ضروری تھا ۔ خوشی کی بات ہے کہ یہ بھی سلیس اور بامحاورہ عبارت میں شائع ہوگیا ہے قیمت فی جلد

(۱۴) مسلسل برسن آف نالج ۔ یا وید اور ان کے انگ اپانگ انگریزی میں ویدوں کی ودیاؤں اور ان کے ارتھوں کو صحیح درشانے والی کتاب ہے ۔ بہت سے ضروری امور پر اس میں بحث ہے قیمت علاوہ محصول ۲ روپیہ

نئی قابل دید بھجن پستکیں

۱۔ آریہ گاین ہندی ۔ یہ تمام ضروری اور عام طور پر کار آمد نئے نئے پرانے بھجنوں کا نہایت عمدہ مجموعہ ہے ۔ اسکی ضخامت اس کی چھپائی اور کاغذ کی عمدگی تمام واضح کرتی ہیں کہ قیمت ۹ر بالکل معمولی ہے

۲۔ نیا آریہ گاین اُردو ۔ میں ۔ اس میں سنگیت پشپاولی گنجینہ بھجن اور پُرانے آریہ گاین کے تمام چیدہ بھجن ہیں اور ایک ضمیمہ خاص نئے دلکش بھجنوں کا دیا گیا ہے لالہ برج لعل عاجز کی طرف سے جس سے اس کی خوبی دوبالا ہو گئی ہے ۔ قیمت فی جلد ۸ ۔

۳۔ ناری بھجن پشپاولی ۔ تیار کردہ مہاشے برج لال جی عاجز اس میں تمام بھجن درج کئے گئے ہیں جو استری سکھشا کے متعلق یا استری سماجوں کے اُپیوگی ہیں ۔ قیمت

۴۔ گورکھی کا آریہ گاین و استری بھجن عنقریب شائع ہوں گے ۔

ان سب کے علاوہ اور بہت سی کتب کمپنی کی طرف سے چھپ رہی ہیں اور ہمیشہ نئی سے نئی چھپتی رہینگی

پنڈت آریہ منی جی کے بھاشیہ

- نیائے آریہ بھاشیہ ۱؍۸
- مہابھاشیہ نمبر ۱ ۵؍
- " نمبر ۲ ۱؍
- ویدانت " ۱؍
- یوگ " ۱؍۴
- ویشیشک " ۱؍۸
- سانکھیہ " ۱؍۹

سوامی ہری پرشاد جی کرت

- نیائے سوتر ویدک ورتی ۱؍
- سانکھیہ سوتر " ۱؍۸
- یوگ سوتر " ۱۱
- ویشیشک " ۱؍۱۰
- مورتی پوجا " ۹

متفرق کتب

- آریہ جنتری ۱۹۱۲ء پیشگی ۲
- بعد ۲

میری زندگی کے اتہاس اردو

- مہاتما منشی رام جی ۸
- برہمچریہ آشرم اردو ۸
- " ہندی ۱۰
- آریہ جنتری و ڈائری اردو ۱۹۱۲ء ۶
- آریہ ڈائری ہندی انگریزی ۴
- نیا آریہ گائن اردو ۸
- " " ہندی ۹
- تاریخی ... پشپاولی ۸
- گنجینہ سخن ۶
- اگنی ہوتر ویاکھیا ہندی ۴
- " اردو ۳
- شبھاشہ ہیا لالہ لاجپت رائے ۸
- داستان جلاوطنی ۲
- پریم پتر ۴
- سوامی جی ۳
- تذکرہ رشی ہر دو حصہ مصنفہ ... لال عاجز ۲

کتاب	قیمت
ودیا کی ہوری کہانیاں	۱۰/
تحقیقات مذاہب	۸/
بھارت جننی کے آنسو	۱/
ہماری کشتی بھنور میں	۲/
سوامی جی کی خود نوشت سوانح عمری	۲/
آرین تہذیب یا تاریخ ہند قسم اول	۱/
دوم	۲/

مہاشے شیوبرت لال جی

کتاب	قیمت
ہماری مائیں ہندی	۸/
سچی دیویاں "	۶/
سچی استریاں "	۶/
بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے	۵/
میتری یا گورک سمواد	۳/

کتاب	قیمت
راجپوتنی کی راہ	
چتوڑ کا محاصرہ	
بیر بیرانگنا استریاں	
راجستھان کی بیرانیاں	
ستی رتنات	
راجستھان	
ساڈیاں ماواں گورمکھی	
سچیاں دیویاں	
پنجابی سورما دونوں حصے مکمل	
رامائن اردو	
مہابھارت	
اُپنشد	
ویر بالات	
ہماری مائیں	
سچی دیویاں	

۲۹۲۵.۵ ب ا ا ت ا

۱۹۸۵

بالک ررشتن ۔ فلسفو اگلی بود
۳۰۶۲۵

Date	No.	Date	No.
	2952		

URDU STACKS